آر۔ایس۔ایس

ملک کی سب سے بڑی دہشت گرد تنظیم

ایس۔ایم۔مُشرِف

سابق انسپکٹر جنرل آف پولیس (مہاراشٹرا)

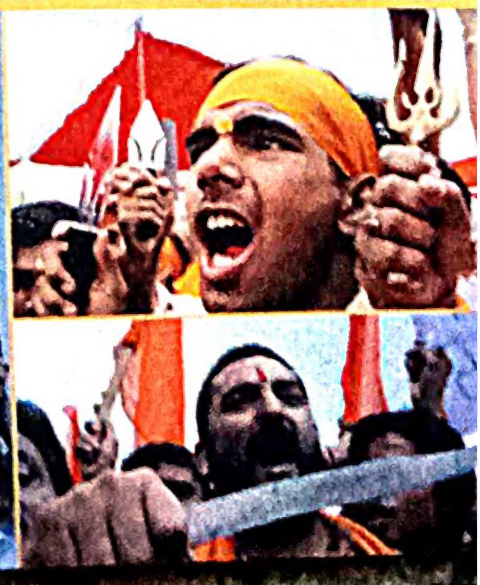

فاروس

यह किताब हिन्दी में भी उपलब्ध है। اس کتاب کا ہندی ترجمہ بھی موجودہ ناشر سے دستیاب ہے۔

R.S.S.—Mulk Ki Sab Se Badi Dahshatgard Tanzeem (Urdu)
Author: S.M. Mushrif (Former I.G. of Police, Maharashtra)

© S.M.Mushrif/Pharos Media 2016

اشاعت اول بزبانِ مراٹھی : نومبر 2015
ناشر مراٹھی ایڈیشن : دیش بچاؤ اگھاڑی، پونے۔

اُردو ترجمہ : 2016ء ، ری پرنٹ : 2018ء ، 2020ء

ISBN-10: 81-7221-078-7
ISBN-13: 978-81-7221-078-6

ناشر
Pharos Media & Publishing Pvt Ltd
D-84 Abul Fazl Enclave - I
Jamia Nagar,
New Delhi-110025, India
Tel. +91-11-26947483, 26952825, 26942883, 26945825
0-9818120669

Email: books@pharosmedia.com
Website: www.pharosmedia.com

Engage on facebook at: فیس بک پر اظہار خیال کریں
facebook.com/pharosmedia

ہماری کتابوں کی تازہ ترین فہرست کے لئے ملاحظہ کریں
www.pharosmedia.com/books

PRINTED IN INDIA

فہرست

1. کرکرے کے آنے سے سنگھ کا پردہ فاش ہوا	7
2. مالیگاؤں بم دھماکہ 2008 : دہشت گردانہ بم دھماکے کی پہلی صحیح تفتیش	9
3. ازسرنو تفتیش سے پوری تصویر بدل گئی (اجمیر شریف، مکہ مسجد حیدرآباد اور سمجھوتہ ایکسپریس)	13
4. مالیگاؤں 2006 کی ازسرنو تفتیش، بے گناہ مسلمانوں کی پانچ برسوں بعد رہائی	17
5. اپنے آپ منظرِ عام پر آنے والے بم دھماکے	21
6. مزید بم/بم دھماکے	25
7. 'بم کے بدلے بم' کا جھوٹا پروپیگنڈا	27
8. سنگھ پریوار کی دہشت گردی کے تربیتی مراکز	31
9. آر ایس ایس: دہشت گردی کا سب سے بڑا علمبردار	35
ضمیمہ 'الف': مالیگاؤں 2008 کیس کی چارج شیٹ سے اقتباسات	40
ضمیمہ 'ب': مالیگاؤں 2008 کیس کی چارج شیٹ سے اقتباسات	45

باب 1

کرکرے کے آنے سے سنگھ کا پردہ فاش ہوا

آر ایس ایس برہمن وادیوں کی، برہمن واد کے لیے اور برہمن وادیوں کے ذریعے چلائی جانے والی ایک فرقہ پرست تنظیم ہے۔ برہمن وادیوں نے یہ جھوٹا پروپیگنڈا کر رکھا ہے کہ وہ ایک تہذیبی، سماجی، محبّ وطن وغیرہ تنظیم ہے۔ بھولے بھالے اکثریتی فرقہ کے اور دلت نوجوانوں کو سنگھ کے جال میں پھنسانے کے لیے وہ یہ مکھوٹا استعمال کرتے ہیں۔ اس تنظیم کا اصل مقصد سیکڑوں برسوں سے بھارت میں چل رہے غیر مساوی فرقہ پرست نظام کو قائم رکھنا اور تمام فرقوں پر برہمن فرقے کی برتری اور تسلط کو ہمیشہ برقرار رکھنا ہے۔ اس کے لیے وہ کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں اور وقت اور موقع کے مطابق الگ الگ سازشیں کرتے رہتے ہیں۔ بیسویں صدی میں ایسا ہی ان کا ایک کامیاب ہتھیار تھا ہندو-مسلم فسادات بھڑکانا۔ وہ آج بھی یہ حربہ استعمال کرتے رہتے ہیں۔

البتہ اکیسویں صدی میں آر ایس ایس نے اپنے طریقۂ کار میں تبدیلی کی ہے اور ہندو-مسلم فسادات کرانے کے علاوہ انھوں نے مسلم دہشت گردی کا ہوّا کھڑا کرنے کی بے حد خطرناک سازش رچی ہے۔ اس سازش میں آر ایس ایس کو خفیہ ایجنسی آئی بی (انٹیلیجنس بیورو) میں موجود فرقہ پرست برہمن وادیوں کا بھرپور تعاون حاصل ہے۔ اس کے علاوہ اس مقصد کے حصول کے لیے انھوں نے آر ایس ایس میں سے زیادہ شدت پسند فرقہ پرستوں پر مشتمل 'ابھینو بھارت' نام کا ایک علیحدہ گروپ قائم کیا اور اس کے ذریعے انھوں نے اپنے مقصد کے لیے سازشیں رچنے کا آغاز کیا۔

اکیسویں صدی کی ابتدا میں، خاص طور پر 2002 سے 2008 کے درمیان، ملک میں جو کئی بڑے بڑے بم دھماکے ہوئے، وہ اسی سازش کا حصہ تھے۔ ان بم دھماکوں، ان کی تشہیر اور تفتیش وغیرہ کا ایک ہی طریقۂ کار جاری رکھا گیا تھا۔ جس دن بم دھماکہ ہوتا اسی دن آئی بی کسی ''مسلم'' جیسے نام کی تنظیم کو اس میں ملوّث قرار دے دیتا۔ اس کے بعد اگلے دو تین دنوں میں ملک کے الگ الگ حصوں سے مسلم نوجوانوں کی گرفتاری عمل میں آتی۔ اس سے متعلق خبروں اور گرفتار شدہ 'مشتبہ دہشت گردوں' کی تصویروں کی ٹی وی اور اخبارات میں خوب تشہیر کی جاتی۔ اس کے علاوہ ٹی وی پر بحث و مباحثہ، اخبارات میں مضامین اور تجزیوں کے ذریعے اس موضوع کو گرم رکھا جاتا اور اس دھماکہ کو کچھ ہی عرصہ گزرتا کہ دوسرا دھماکہ ہو جاتا۔ اس نئے دھماکے کو بھی اسی طرح تشہیر ملتی۔ یہ طریقہ

پانچ چھ سال جاری رہا۔

2006 میں ناندیڑ میں ہونے والے بم دھماکے سے اس طریقے میں تھوڑا تعطل پیدا ہوا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ اس میں بم بناتے وقت ہونے والے دھماکے میں آر ایس ایس اور بجرنگ دل کے دہشت گردوں میں سے دو کی موت ہوگئی اور چار دہشت گرد زخمی ہوگئے تھے۔ لیکن برہمن وادی ذرائع ابلاغ نے اس دھماکے کی اور اس سے وابستہ نکات کی زیادہ تشہیر نہیں کی۔

کچھ ہی عرصے بعد حسبِ سابق بڑے دھماکے ہونے کا سلسلہ پھر سے جاری ہوگیا اور آئی بی نے ان دھماکوں کی ذمہ داری مسلم تنظیموں پر تھوپنے، اے ٹی ایس جیسی تفتیشی ایجنسیوں کے ذریعے مسلم نوجوانوں کو گرفتار کرنے اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے اس کی بھرپور تشہیر کرانے کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اس طریقے سے ملک میں مسلم دہشت گردی کا ہوّا کھڑا کرنے کی آر ایس ایس کی سازش آہستہ آہستہ کامیاب ہونے لگی۔

پھر اچانک پولیس آفیسر ہیمنت کرکرے نے اس سازش کو بے نقاب کر دیا۔ ستمبر 2008 میں مالیگاؤں کے بم دھماکے کی تفتیش کرتے ہوئے انھیں کچھ ایسے ثبوت ہاتھ لگ گئے کہ ان سے صرف مالیگاؤں 2008 میں ہی نہیں بلکہ اس سے قبل کے تقریباً تمام بڑے بم دھماکوں میں آر ایس ایس، ابھینو بھارت اور ان سے مربوط دیگر برہمن وادی تنظیموں کا ملوّث ہونا ثابت ہوگیا۔

اگرچہ مالیگاؤں 2008 بم دھماکہ کی تفتیش کے دوران ہی ہیمنت کرکرے کا قتل ہوگیا لیکن اس میں انھوں نے جو بے حد اہم نکات اُجاگر کر دئے تھے، ان کی وجہ سے چند بم دھماکوں کی از سرِ نو تفتیش ہوئی اور ان میں سنگھ پریوار کا ملوّث ہونا ثابت ہوگیا۔ اسی طرح چند معاملات میں بم تیار کرتے وقت یا رکھتے وقت دھماکے ہونے سے وہ خود بخود منظرِ عام پر آگئے اور ان میں بھی آر ایس ایس کے دہشت گرد ملوّث پائے گئے۔

میری معلومات کے مطابق فی الحال سنگھ پریوار کے خلاف کم از کم 18 مقدمے زیرِ التوا ہیں۔ ان میں سے صرف آر ایس ایس کے خلاف 14 مقدمے ہیں۔ کچھ اور بم دھماکوں کی از سرِ نو تفتیش سے یہ تعداد یقیناً بڑھ سکتی ہے۔ اس طرح آر ایس ایس نام کی جو تنظیم گزشتہ 90 برسوں سے تہذیبی، سماجی، منظم اور محبِّ وطن کے طور پر جانی و سمجھی جاتی رہی، اس کے ملک میں سب سے خطرناک دہشت گرد تنظیم ہونے اور پورے ملک میں تباہ کن سازشوں کا منبع ہونے کی حقیقت عوام کے سامنے آگئی ہے۔

باب 2

مالیگاؤں بم دھماکہ 2008

دہشت گردانہ بم دھماکے کی پہلی صحیح تفتیش

29 ستمبر 2008 کو مالیگاؤں شہر کے گنجان آبادی والے بھیکو چوک میں ایک طاقتور بم دھماکہ ہوا جس میں چھ لوگ مارے گئے اور 100 سے زیادہ افراد زخمی ہوئے۔ خفیہ ایجنسی آئی بی نے ہمیشہ کی طرح ایس آئی ایم، انڈین مجاہدین، جیشِ محمد جیسی مسلم تنظیموں پر شک کا اظہار کیا اور بڑے بڑے اخبارات اور ٹی وی چینلوں نے اس کی خوب خوب تشہیر کی۔ لیکن اِس دھماکے سے تین ماہ قبل مہاراشٹرا اے ٹی ایس کی ذمہ داری سنبھالنے والے افسر ہیمنت کرکرے نے صرف شکوک کی بناء پر تفتیش کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ مفروضات قائم کرنے کی بجائے فوجداری قوانین اور پولیس کے ضابطہ (Manual) میں درج طریقۂ کار کے مطابق پوری شفافیت کے ساتھ تفتیش کرنے لگے۔

ہیمنت کرکرے نے اوّلاً جائے واردات پر اپنی توجہ مرکوز کی۔ وہاں انھوں نے دیکھا کہ ایک موٹر سائیکل پر رکھے ہوئے آر ڈی ایکس جیسے دھماکہ خیز مادّے کے ذریعے یہ دھماکہ کیا گیا ہے۔ اس موٹر سائیکل کے مالک کی تلاش کرتے ہوئے پتہ چلا کہ وہ سادھوی پرگیا سنگھ ٹھاکر کی ہے۔ سادھوی پرگیا سنگھ اَکھل بھارتیہ وِدّیارتھی پریشد (ABVP)، ابھینو بھارت، وی ایچ پی کی 'دُرگا واہنی' جیسی تنظیموں سے وابستہ تھی۔ وہ فوراً گرفتار کر لی گئی۔ اس سے سخت پوچھ تاچھ کرنے پر شام لال ساہو اور شیونارائن کلسنگرا کے نام ظاہر ہوئے۔ ان دونوں کا تعلق آر ایس ایس اور بی جے پی سے تھا۔ انھیں بھی پولیس نے گرفتار کر لیا۔

ان تینوں سے سخت پوچھ تاچھ کرنے پر اس سازش میں شامل لیفٹیننٹ کرنل پرساد پروہت، میجر (ریٹائرڈ) رمیش اُپادھیائے، جموں میں واقع شاردا پیٹھ کے مہنت دیانند پانڈے اور سمیر کلکرنی جیسے اہم لوگوں کے نام سامنے آئے۔ اس طرح پولیس نے کل گیارہ افراد کو حراست میں لے کر صحیح تفتیش کا آغاز کیا۔

تفتیش کے دوران ہیمنت کرکرے نے لیفٹیننٹ کرنل پروہت اور دیانند پانڈے کے قبضے سے تین لیپ ٹاپ ضبط کیے۔ ان لیپ ٹاپس میں زہر آلود معلومات یعنی برہمن راشٹر کا بلیو پرنٹ تھا۔ ان لیپ ٹاپس میں

ابھینو بھارت تنظیم کی پوری معلومات اور ملک بھر میں اس کی منعقد ہونے والی میٹنگوں کے آڈیو/ ویڈیو ریکارڈ موجود تھے۔ ان معلومات کی بنیاد پر درج ذیل حقائق سامنے آئے:

۱) 2003-2002 کے درمیان ملک کے چند کٹر برہمن فرقہ پرستوں نے ابھینو بھارت نام کی ایک تنظیم قائم کی ہے۔

۲) ملک میں قائم عوامی حکومت کو ختم کر کے اور دستور کے مطابق قائم شدہ جمہوری طرز حکومت کو برخاست کر کے اس کی جگہ ویدوں اور سمرتیوں کی بنیاد پر آریہ ورت ہندو راشٹر (برہمن نواز ملک) قائم کرنا اس تنظیم کا اصل مقصد تھا۔

۳) اس کے لیے وہ نیپال اور اسرائیل جیسی بیرونی طاقتوں اور ناگا انتہا پسندوں کی مدد حاصل کر رہے تھے۔

۴) ملک میں افراتفری اور انارکی پھیلانے کے لیے وہ بم دھماکے کرتے اور ان کا الزام مسلمانوں پر ڈال رہے تھے۔

۵) آر ایس ایس اور بی جے پی سے ان کے گہرے تعلقات تھے۔ ابھینو بھارت آر ایس ایس میں موجود انتہائی شدت پسند برہمن وادی فرقہ پرستوں ہی کی تنظیم ہے۔

(فرید آباد میں جنوری 2008 میں ابھینو بھارت کی منعقدہ میٹنگ کی ویڈیو ریکارڈنگ تحریری شکل میں مالیگاؤں 2008 کی چارج شیٹ کے ساتھ منسلک ہے۔ اس چارج شیٹ کے اہم نکات اس کتابچے کے ضمیمہ 'الف' میں درج کیے گئے ہیں)۔

ہیمنت کرکرے نے 24 اگست 2008 سے پہلے ہی، یعنی اپنی حیات ہی میں، اس جرم کی تفتیش تقریباً مکمل کر لی تھی لیکن وہ کورٹ میں چارج شیٹ داخل نہیں کر پائے تھے۔ یہ چارج شیٹ ان کے انتقال کے بعد جنوری 2009 میں داخل کی گئی جس میں گیارہ گرفتار شدہ انتہا پسندوں سمیت کل چودہ انتہا پسندوں کو ملزم قرار دیا گیا تھا، جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

۱) سادھوی پرگیا سنگھ ٹھاکر

۲) شام لال ساہو

۳) شیوناراین کلسنگرا

۴) لیفٹیننٹ کرنل پرساد پروہت

۵) میجر (ریٹائرڈ) رمیش اپادھیائے

۶) مہنت دیانند پانڈے عرف سدھا کر دھر دویدی

۷) سمیر کلکرنی

۸) اجے راہیر کر

۹) راکیش دھاوڑے

۱۰) جگدیش مھاترے

۱۱) سدھا کر چترویدی

۱۲) رام جی کلسنگرا (فرار)

۱۳) سندیپ ڈانگے (فرار)

۱۴) پروین متالک (فرار) (اسے بعد میں گرفتار کرلیا گیا)

یہ تمام انتہا پسند دہشت گرد بھارت کے شہری تھے اور آر ایس ایس سے وابستہ تھے۔

مالیگاؤں 2008 بم دھماکہ کی تفتیش میں لیفٹیننٹ کرنل پرساد پروہت اور سادھوی پرگیا سنگھ کی نارکوٹیسٹ اور برین میپنگ ہوئی تھی جس کے ذریعے ثابت ہوگیا کہ اس سے پہلے کے کئی بم دھماکے مثلاً سمجھوتہ ایکسپریس، مالیگاؤں 2006، اجمیر شریف، مکہ مسجد (حیدرآباد) وغیرہ ابھینو بھارت کے انتہا پسندوں نے ہی کیے تھے۔ لیکن آئندہ کئی برسوں تک ان جرائم کی تفتیش ہی نہیں ہو پائی۔

اسی طرح ہیمنت کرکرے نے جو تین لیپ ٹاپس ضبط کیے تھے، ان میں سے ایک میں انتہا پسند تنظیم ابھینو بھارت کی مکمل معلومات موجود تھیں۔ دیگر دو لیپ ٹاپس میں ملک بھر میں ابھینو بھارت کی منعقدہ میٹنگوں کے آڈیو/ ویڈیو ریکارڈنگ کے 48 کلپس تھے۔ ہیمنت کرکرے نے اپنی حیات میں تین ویڈیو کلپ اور دو آڈیو کلپ کو تحریری صورت میں حاصل کر کے اس سے متعلق تفتیش کی تھی۔ باقی ماندہ 43 کلپس کا مطالعہ اور تفتیش کرنا ہنوز باقی تھا۔ ہیمنت کرکرے کے قتل کے دو مہینوں بعد یعنی جنوری 2009 میں داخل کردہ چارج شیٹ کے صفحہ 69 پر درج ہے کہ:

''ضبط کردہ لیپ ٹاپس میں میٹنگوں کی گفتگو نیز پین ڈرائیو، موبائل فون وغیرہ کی گفتگو کا وافر (voluminous) مواد فارینسک سائنس لیبارٹری سے حاصل ہوگیا ہے جس کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح چند آڈیوز اور ویڈیوز کو تحریری شکل دینے کا کام بھی جاری وساری ہے''۔

(چارج شیٹ کے بعض اقتباسات صفحہ 69 کی نقل ضمیمہ 'ب' میں درج ہیں)۔

اس چارج شیٹ کو داخل کئے ہوئے سات سال سے زیادہ گزر چکے ہیں لیکن ابھی تک کسی قسم کی تفتیش آگے نہیں بڑھی ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت برہمن وادی فرقہ پرستوں کی ملک گیر سازش کو دبا کر رکھنا چاہتی ہے۔

موڈاسا (گجرات) میں ہوئے بم دھماکے میں ایک شخص کی موت ہوگئی اور کئی افراد زخمی ہوگئے۔ مرنے والوں کی تعداد سے قطع نظر اگر مالیگاؤں بم دھماکہ اور موڈاسا بم دھماکہ کو دیکھیں تو کئی باتیں یکساں نظر آتی ہیں۔ مثلاً دونوں دھماکے ایک ہی دن اور تقریباً ایک ہی وقت میں ہوئے۔ دونوں دھماکوں میں آر ڈی ایکس استعمال کیا گیا۔ اور دھماکہ خیز مادہ رکھنے کے لیے دونوں مقامات پر دو پہیہ گاڑی (موٹر سائیکل) کا استعمال کیا گیا تھا۔ لیکن مالیگاؤں بم دھماکے کی تفتیش جس رفتار اور ایمانداری کے ساتھ ہیمنت کرکرے کی قیادت میں اے ٹی ایس نے کی تھی ویسی تفتیش موڈاسا بم دھماکے کی نہیں ہو پائی۔ بعد میں اس کی تفتیش این آئی اے کے سپرد کر دی گئی۔ لیکن آج تک وہ مکمل نہیں ہوئی اور تفتیش ہنوز زیر التوا ہے۔

باب 3

ازسرِنو تفتیش سے پوری تصویر بدل گئی

اجمیر شریف، مکہ مسجد حیدرآباد اور سمجھوتہ ایکسپریس

اجمیر شریف (راجستھان) میں 11 اکتوبر 2007 کو بم دھماکہ ہوا جس میں دو لوگوں کی موت ہوگئی اور 15 افراد زخمی ہوگئے۔ اس سے دو مہینے قبل، یعنی 18 اگست 2007 کو، مکہ مسجد (حیدرآباد) میں بم دھماکہ ہوا جس میں 9 لوگوں کی موت ہوگئی اور کئی لوگ زخمی ہوئے۔ ان دونوں بم دھماکوں کے فوراً بعد آئی بی اور مرکزی وزارتِ داخلہ نے لشکر طیبہ، حرکت المجاہدین، جیشِ محمد، ایس آئی ایم وغیرہ مسلم تنظیموں پر دھماکوں کا الزام عائد کر دیا اور تمام ذرائع ابلاغ نے اس بارے میں کوئی تصدیق کیے بغیر اس کی خوب تشہیر کی۔

حقیقت یہ ہے کہ ان دونوں دھماکوں میں جس موبائل فون کے ذریعے بم ڈیٹونیٹ کیے گئے تھے، اُن موبائل فون کے سم کارڈوں کے نمبر ایک ہفتے کے اندر اندر مقامی پولیس نے معلوم کر لیے تھے۔ موبائل فون کے ذریعے کیے گئے بم دھماکے میں تفتیش کے نقطۂ نظر سے سم کارڈ بے حد اہم سراغ ہوتا ہے اور اس سراغ کے ملنے پر پورا جرم یقینی طور پر ثابت کیا جا سکتا ہے۔ لیکن چند وجوہ کی بناء پر، غالباً خفیہ ایجنسیوں کے دباؤ کی وجہ سے، مقامی پولیس نے اس اہم ثبوت کو پوشیدہ رکھ دیا۔ اس کے برعکس یہ دھماکے بھی مسلم تنظیموں کی کارستانی ہونے کے شبہات کو ہوا دیتے رہے اور ذرائع ابلاغ نے اِس بات کی خوب تشہیر کرنے کا کام جاری رکھا۔ اس طریقے سے 2007 تا 2010 کے تین برسوں کے دوران جان بوجھ کر غلط تفتیش کر کے سیکڑوں بے گناہ مسلم نوجوانوں کو گرفتار کرنے کا سلسلہ برقرار رہا۔

لیکن مالیگاؤں 2008 کی تفتیش میں نومبر 2008 میں جب لیفٹیننٹ کرنل پروہت کا نارکوٹیسٹ کیا گیا، تب انھوں نے تسلیم کیا کہ اجمیر شریف بم دھماکے کے لیے انھوں نے ہی آر ڈی ایکس مہیا کرایا تھا۔ سادھوی پرگیا سنگھ اور اجے راہیر کرنے بھی اپنے جوابات میں اس بات کی تصدیق کی۔ اس کے علاوہ ہیمنت کرکرے نے جو ٹیپ ٹاپس ضبط کیے تھے، ان میں ایک میٹنگ میں ہونے والی گفتگو سے ثابت ہوتا ہے کہ ابھینو بھارت کے انتہا پسندوں نے تسلیم کیا کہ وہ بم دھماکوں میں ملوث ہیں۔

درج بالا واقعات رونما ہونے کے بعد اجمیر بم دھماکہ کی از سرنو تفتیش کرنے کا عوام کی جانب سے مطالبہ زور پکڑنے لگا۔ بالآخر راجستھان حکومت کو اس مطالبے کے سامنے جھکنا پڑا اور اس جرم کی از سرنو تفتیش کرنے کے لیے حکومت نے 2010 میں خصوصی تفتیشی ایجنسی ایس آئی ٹی قائم کی۔ اس ایجنسی نے بے حد دیانت داری کے ساتھ تفتیش کر کے مذکورہ بم دھماکے میں آر ایس ایس، ابھینو بھارت اور جے وَندے ماترم تنظیموں کے انتہا پسندوں کے شامل ہونے کے پختہ ثبوت پیش کرتے ہوئے 20/اکتوبر 2010 کو ان کے خلاف کورٹ میں چارج شیٹ داخل کی۔ **ایس آئی ٹی نے اپنی چارج شیٹ میں واضح کیا کہ مذکورہ جرم میں ملوث چند ملزم آر ایس ایس کے اعلیٰ عہدیدار ہیں اور ان کے عہدوں کی پوری تفصیل پیش کی تھی۔**

بعد ازاں این آئی اے نے 2011 میں اجمیر شریف بم دھماکہ کی دوبارہ تفتیش کی۔ این آئی اے نے راجستھان ایس آئی ٹی کی کی ہوئی تفتیش سے اتفاق کرتے ہوئے اسی طرز کی ایک اور چارج شیٹ داخل کی۔ اسی طرح این آئی اے نے مکہ مسجد (حیدرآباد) بم دھماکے کی بھی تفتیش کی اور پایا کہ وہ دھماکے بھی آر ایس ایس، ابھینو بھارت اور جے وَندے ماترم نے ہی کیے ہیں۔ اس بات کو ثابت کر کے ملزموں کے خلاف چارج شیٹ داخل کی گئی۔ ان دونوں جرائم کے ملزم ایک ہی ہیں اور وہ آر ایس ایس اور دیگر تنظیموں میں جن عہدوں پر فائز تھے، وہ حسب ذیل ہیں:

۱)	سنیل جوشی	: مہو (مدھیہ پردیش) میں آر ایس ایس کا ضلع پرچارک
۲)	سندیپ ڈانگے	: شاہجہانپور (مدھیہ پردیش) میں آر ایس ایس کا سابق ضلع پرچارک (2005 تا 2008)
۳)	دیویندر گپتا	: جام تاڑا (جھارکھنڈ) میں آر ایس ایس کا ضلع پرچارک
۴)	چندر شیکھر لیوے	: شاہجہانپور (مدھیہ پردیش) میں آر ایس ایس کا ضلع پرچارک
۵)	رام جی کلسنگرا	: آر ایس ایس اور ابھینو بھارت کا سرگرم کارکن
۶)	لوکیش شرما	: جے وَندے ماترم اور آر ایس ایس کا سرگرم کارکن
۷)	شیوم دھاکڑ	: جے وَندے ماترم اور آر ایس ایس کا سرگرم کارکن
۸)	سمندر	: جے وَندے ماترم اور آر ایس ایس کا سرگرم کارکن
۹)	پرگیا سنگھ ٹھاکر	: جے وَندے ماترم اور ابھینو بھارت کے مابین رابطہ کار
۱۰)	سوامی اسیمانند	: آر ایس ایس کا اعلیٰ سطح کا لیڈر اور پرمکھ مارگ درشک

سمجھوتہ ایکسپریس بم دھماکہ 2007 :

بھارت اور پاکستان کے مابین تعلقات کو خوشگوار کرنے کے مقصد سے شروع کی گئی سمجھوتہ ایکسپریس ٹرین میں 19 فروری 2007 کو جب وہ ریاست ہریانہ سے گزر رہی تھی تو پانی پت کے قریب بڑا دھماکہ ہوا جس میں 68 / افراد جاں بحق ہو گئے اور کئی افراد زخمی ہو گئے۔

دراصل اجمیر شریف اور مکہ مسجد بم دھماکوں کی طرح اس دھماکے کی حقیقت بھی ایک مہینے میں یعنی مارچ 2007 میں سامنے آنے ہی والی تھی کہ آئی بی کے دباؤ کے سبب آئندہ چار برسوں تک اس کی باریکی سے تفتیش نہیں ہو پائی۔اس تعلق سے چند حقائق ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

مارچ 2007 میں اس واقعے سے متعلق بے حد اہم سراغ ہریانہ پولیس کے ہاتھ لگے تھے اور مزید تفتیش کے لیے وہ اندور (ایم پی) پہنچ گئی تھی لیکن کچھ نامعلوم وجوہ کی بناء پر مدھیہ پردیش پولیس نے ہریانہ پولیس کی مدد کرنے سے صاف انکار کر دیا جس کے سبب اسے مایوسی کے ساتھ خالی ہاتھ لوٹنا پڑا۔

بعد ازاں نومبر 2008 میں مالیگاؤں 2008 دھماکے کے ملزم لیفٹیننٹ کرنل پروہت کے نارکوٹیسٹ سے سمجھوتہ ایکسپریس بم بلاسٹ میں ان کی شمولیت ثابت ہوگئی تھی۔لیکن آئی بی نے مداخلت کرتے ہوئے 'دنیا بھر میں بھارت کی بدنامی' کا خوف دلا کر مہاراشٹر اے ٹی ایس کو مزید تفتیش کرنے سے باز رکھا۔

لیکن ہیمنت کرکرے کے ہاتھوں مالیگاؤں 2008 کی تفتیش میں اور اسی طرح کے دیگر بم دھماکوں میں آر ایس ایس، ابھینو بھارت اور دیگر برہمن وادی تنظیموں کی ملک بھر میں پھیلی سازش کا پردہ فاش ہو جانے سے سمجھوتہ ایکسپریس دھماکے کی از سر نو تفتیش کسی آزاد تفتیشی ایجنسی کے ذریعے کرانے کا مطالبہ زور پکڑنے لگا۔ چنانچہ 2010 میں یہ تفتیش قومی تفتیشی ایجنسی (این آئی اے) کو سونپی گئی۔جیسا کہ اوپر ذکر ہوا، ہریانہ پولیس نے اس جرم کے سلسلے میں چند بے حد اہم سراغ جمع کر لیے تھے، این آئی اے نے بھی انہی سراغوں کی بنیادوں پر تفتیش کو آگے بڑھایا۔

اس دوران اجمیر شریف اور مکہ مسجد بم دھماکوں میں ماخوذ آر ایس ایس کے اعلیٰ لیڈر سوامی اسیمانند نے دسمبر 2010 میں مکہ مسجد بلاسٹ اور جنوری 2011 میں اجمیر شریف کے دونوں معاملوں میں اپنے ملوّث ہونے کا اعتراف کیا۔اس میں اس نے صرف ان دو دھماکوں میں ہی ملوّث ہونا تسلیم نہیں کیا بلکہ یہ بھی تسلیم کیا کہ مالیگاؤں 2006 اور سمجھوتہ ایکسپریس 2007 کے دھماکے بھی آر ایس ایس، ابھینو بھارت اور جے وندے ماترم نامی برہمن وادی تنظیموں

نے ہی کیے تھے۔اس نے ایسا حلفیہ بیان معزز جج کے روبرو دیا۔اس کے علاوہ اس نے حسب ذیل باتیں بھی تسلیم کیں:

۱) اس (اسیما نند) کے ابھینو بھارت اور جے وَندے ماترم نامی دہشت گرد تنظیموں سے گہرے تعلقات تھے۔

۲) جن میٹنگوں میں بم دھماکے کرنے کی سازشیں رچی گئی تھیں، وہ اُن تمام میٹنگوں میں موجود تھا۔

۳) اس نے مذکورہ دہشت گرد تنظیموں کو مالی تعاون دیا تھا۔

۴) اس نے دھماکوں میں ملوّث دہشت گردوں کو چھپا کر بھی رکھا تھا، وغیرہ وغیرہ۔

ہریانہ پولیس کی جانب سے اس جرم کے تعلق سے پہلے جمع کیے گئے ثبوت اور بعد میں سوامی اسیما نند کے دیے ہوئے اقبالیہ بیان کی بنیاد پر نیشنل انویسٹی گیشن ایجنسی (NIA) نے اپنی تفتیش مکمل کی اور آر ایس ایس، ابھینو بھارت اور جے وَندے ماترم تنظیموں کے دہشت گردوں کے خلاف جون 2011 میں کورٹ میں چارج شیٹ داخل کی۔ملزموں میں حسب ذیل افراد شامل تھے:

۱) سنیل جوشی

۲) سوامی اسیما نند

۳) سندیپ ڈانگے

۴) لوکیش شرما

۵) رام جی کلسنگرا

۶) دیویندر گپتا، وغیرہ

باب 4

مالیگاؤں 2006 کی ازسرِنو تفتیش
بے گناہ مسلمانوں کی پانچ برس بعد رہائی

8 ستمبر 2006 کو دوپہر 1:50 بجے مالیگاؤں میں چار طاقتور بم دھماکے ہوئے۔ ان میں سے حمیدیہ مسجد اور بڑا قبرستان علاقے میں تین بم دھماکے ہوئے اور مشاورت چوک میں ایک بم دھماکہ ہوا۔

ابتداء میں مقامی پولیس مناسب طریقے سے تفتیش کرتی رہی۔ کچھ اہم سراغ بھی ہاتھ لگ گئے۔ ناسک ریجن کے آئی جی نے اعلان کیا کہ وہ جلد ہی ملزموں تک پہنچنے والے ہیں۔ لیکن اگلے دو دنوں میں آئی بی نے تفتیش میں مداخلت شروع کر دی اور ان کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی کے طور پر کام کرنے والی مہاراشٹر اے ٹی ایس کے اُس وقت کے سربراہ کے۔ پی۔ رگھوونشی کی مدد سے تفتیش کا پورا رُخ موڑ کر رکھ دیا۔ اے ٹی ایس نے بغیر کسی ثبوت کے مسلم نوجوانوں کی دھڑ پکڑ شروع کر دی اور چند ہی دِنوں میں 'تفتیش' مکمل کر کے 13 ملزموں کے خلاف کورٹ میں چارج شیٹ داخل کر دی۔ ان میں سے 9 رافراد کو گرفتار کیا گیا اور چار ملزم "فرار" قرار دیے گئے تھے۔ گرفتار ملزموں کے خلاف چارج شیٹ میں مندرجہ ذیل ثبوت پیش کیے گئے:

۱۔ چار ملزموں کے اقبالیہ بیانات (بعد میں انھوں نے انحراف کیا)۔

۲۔ دو خفیہ (نام ظاہر کیے بغیر) گواہوں کے بیانات۔

۳۔ ایک ملزم کے گیراج میں پایا گیا مٹی کا نمونہ اور دھماکے کے بعد جائے واردات پر بم کے ایک نمونے میں مماثلت کے تعلق سے فارینسک رپورٹ، وغیرہ۔

''ملزموں'' کے خلاف درج بالا ثبوت اتنے بے وزن اور مضحکہ خیز تھے کہ آہستہ آہستہ ان کی پول کھلتی گئی اور چارج شیٹ میں شامل باتوں کا جھوٹ سامنے آتا گیا، مثلاً:

۱) محمد زاہد انصاری جن پر 8 ستمبر 2006 کو مشاورت چوک میں بم رکھنے کا چارج شیٹ میں الزام لگایا گیا تھا، وہی شخص اسی دن اور اسی وقت مالیگاؤں سے 700 کلومیٹر دور ایوت محل ضلع کے ایک چھوٹے سے گاؤں چھول سنگوی میں نماز پڑھا رہا تھا۔ اُس گاؤں کے تمام مسلمانوں نے اس بارے میں حلفیہ بیان داخل کیے۔

۲) چارج شیٹ میں جس ملزم کے بارے میں کہا گیا تھا کہ وہ مالیگاؤں بم دھماکہ کا 'اصل سرغنہ' ہے، اسی

شبیر مسیح اللہ کو اس دھماکے سے دو مہینے پہلے ممبئی پولیس نے ایک دوسرے معاملے میں گرفتار کیا تھا اور دھماکے کے وقت وہ جیل میں تھا۔

۳) ایک اور ملزم نورالہدیٰ پر دھماکے سے بہت زمانہ پہلے سے پولیس کی نظر (surveillance) تھی۔

اس طرح جب اے ٹی ایس کے جھوٹ کی پول کھل رہی تھی، اسی درمیان اے ٹی ایس کو بڑا دھچکا اس وقت لگا جب اجمیر شریف اور مکہ مسجد دھماکے کے معاملات میں گرفتار سوامی اسیمانند نے دسمبر 2010 میں کورٹ کے سامنے اعتراف کیا کہ مالیگاؤں 2006 کے دھماکے میں بھی جے وَندے ماترم، ابھینو بھارت اور آر ایس ایس کے دہشت گرد ملوّث تھے اور وہ بھی اُن کے ساتھ شامل تھا۔ اس نے ججکے سامنے یہ بھی اعتراف کیا کہ اس معاملے میں گرفتار کیے گئے مسلم نوجوان بے گناہ ہیں۔

اس کے بعد اس بم دھماکے کی از سرنو تفتیش خود مختار ایجنسی کے ذریعے کرانے کا مطالبہ زور پکڑنے لگا۔ آخر کار مارچ 2011 میں مرکزی حکومت نے ایک حکم نامے کے ذریعے اس کی تفتیش قومی تفتیشی ایجنسی (این آئی اے) کے سپرد کی۔ ملزمین تب تک جیل میں ہی تھے کیونکہ ہائی کورٹ نے بھی ان کی ضمانت کی تمام درخواستوں کو نامنظور کر دیا تھا۔ تفتیش این آئی اے کے سپرد کیے جانے کے بعد منظر نامہ تبدیل ہوا۔ اور خاص طور پر سوامی اسیما نند کے دیے ہوئے اقبالیہ بیان کی بنیاد پر ان کی ضمانت کی عرضی دوبارہ کورٹ میں داخل کی گئی۔ تب تک این آئی اے نے بہت ساری تفتیش کر لی تھی اور وہ اس نتیجے پر پہنچ چکی تھی کہ گرفتار نوجوانوں کے خلاف پختہ ثبوت موجود نہیں ہیں۔ لہٰذا اس نے ملزموں کی ضمانت کی مخالفت نہیں کی اور 5 نومبر 2011 کو گرفتاری کے پورے پانچ برس بعد ان 9 ملزموں کو ضمانت مل سکی۔

اس کے بعد این آئی اے نے تفتیش مکمل کی۔ اس کی از سرنو تفتیش سے یہ ثابت ہو گیا کہ اس سے پہلے گرفتار کیے گئے مسلم نوجوان بے گناہ تھے اور آر ایس ایس، جے وَندے ماترم اور ابھینو بھارت کے درج ذیل دہشت گردوں نے بم دھماکے کیے ہیں:

۱) سنیل جوشی
۲) سندیپ ڈانگے
۳) لوکیش شرما
۴) رام چندر کلسنگرا

۵) رمیش وینکٹ مہالکر

۶) منوہر نرواریا

۷) راجندر چودھری عرف لکشمن داس مہاراج

۸) دھن سنگھ شیو سنگھ عرف رام لکھن داس مہاراج

درج بالا ملزموں میں سے ملزم نمبر ۳، ۶، ۷ اور ۸ گرفتار ہو چکے ہیں، جبکہ ملزم نمبر ۱ کا قتل ہو چکا ہے اور دیگر تین ملزم فرار ہیں۔

تفتیش میں یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ اصل ملزموں نے اس دھماکے کی تیاری کے لیے 2006 میں بگلی (مدھیہ پردیش) میں ایک تربیتی کیمپ منعقد کیا تھا۔ اس ٹریننگ کیمپ میں سنیل جوشی اور لوکیش شرما نے ہتھیار چلانے اور بم تیار کرنے کی تربیت دی تھی۔ اس کے بعد جون/ جولائی 2006 میں اندور کے ایک مکان میں وہ لوگ جمع ہوئے تھے۔ اس مکان میں رام چندر کلسنگرا اور رمیش مہالکر نے بم بنانے کا سامان پہلے ہی لا کر رکھ دیا تھا۔ اسی مکان میں سندیپ ڈانگے کی نگرانی اور ہدایت کے مطابق بم بنایا گیا۔ اس کے بعد چند ملزموں نے مالیگاؤں کا دورہ کر کے تین مرتبہ معائنہ کیا اور 8 ستمبر 2006 کو شب برأت کے موقع پر رام چندر کلسنگرا، دھن سنگھ شیو سنگھ، راجندر چودھری اور منوہر نرواریا نے طے شدہ مقام پر بم نصب کیے۔

مذکورہ بالا تفتیش مکمل کر کے مئی 2013 میں این آئی اے نے آٹھ ملزموں کے خلاف چارج شیٹ داخل کی۔ لیکن ابھی تک پہلے گرفتار کیے گئے 9 مسلم نوجوانوں کو بری الذمہ قرار دینے کے لیے کورٹ میں رپورٹ داخل نہیں کی... کیوں؟.... کیونکہ تفتیشی ایجنسی پر طاقتور آر ایس ایس اور آئی بی کا دباؤ ہے۔

برہمن نواز فرقہ پرستوں کی سازشوں کے لیے ذرائع ابلاغ کی ہمدردی

این آئی اے کی از سر نو تفتیش میں ایک اور بے حد اہم نکتہ منظر عام پر آیا ہے۔ اس بم دھماکے کے بعد ان دہشت گردوں کی پیشگی منصوبہ بندی کے مطابق لوکیش شرما نے اسی دن دہلی جا کر پہاڑ گنج علاقے کے ایک ایس ٹی ڈی STD بوتھ سے تمام اہم ذرائع ابلاغ کے دفاتر کو فون کر کے اعلان کیا تھا کہ اس دھماکے کی ذمہ داری 'دھرم سینا' قبول کرتی ہے۔ یہ بات چارج شیٹ میں درج ہے۔ لیکن حیرت کی بات تو یہ ہے کہ کسی بھی بڑے میڈیا نے اسے لائق اعتنا نہیں سمجھا اور نہ ہی کسی نے اس کی تشہیر کی۔ اس سے یہ بات صاف طور پر واضح ہو جاتی ہے کہ کس

طرح تمام اہم ذرائع ابلاغ میں چھپے بیٹھے برہمن وادی فرقہ پرستوں کی پشت پناہی آر ایس ایس اور دیگر برہمن وادی تنظیموں کے دہشت گردوں کو حاصل ہے۔ اس سے یہ بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آر ایس ایس اور اسکے بھارت کی جو وطن دشمن ملک گیر سازش ہوتی ہے، اسے ذرائع ابلاغ میں موجود برہمن وادیوں کی ہمدردی حاصل ہے۔

باب 5

اپنے آپ منظرِ عام پر آنے والے بم دھماکے

۱) ناندیڑ بم دھماکہ:

5/اپریل 2006 کو آدھی رات کے وقت ناندیڑ میں پی ڈبلیو ڈی کے ریٹائرڈ ایگزیکیوٹیو انجینئر شری لکشمن راج کونڈوار کے مکان میں آر ایس ایس اور بجرنگ دل کے کچھ دہشت گرد آر ڈی ایکس سے ایک طاقتور بم بنانے میں مصروف تھے کہ زوردار دھماکہ ہوا۔ اس دھماکے میں لکشمن راج کونڈوار کا بیٹا نریش راج کونڈوار اور ہمانشو پانسے مارے گئے جبکہ چار افراد یوگیش دیش پانڈے، راہل پانڈے، ماروتی واگھ اور یوراج تیتے وار زخمی ہوگئے۔ یہ تمام آر ایس ایس اور بجرنگ دل کے ارکان تھے اور ابھینو بھارت کے دہشت گردوں کے رابطے میں تھے۔

زخمیوں میں سے راہل پانڈے اور ایک دوسرے ملزم سنجے چودھری کے نارکوٹیسٹ کے بعد اقبالیہ بیانات درج کیے گئے جن میں انھوں نے اعتراف کیا کہ ہم سب آر ایس ایس اور بجرنگ دل کے رکن تھے۔ نیز پربھنی (2003)، جالنا (2004) اور پورنا (2004) کی مسجدوں میں ہم نے ہی بم پھینکے تھے۔ انہوں نے یہ معلومات بھی دیں کہ وہ جو طاقتور بم بنا رہے تھے اسے وہ عید کے دن اورنگ آباد کی سب سے بڑی مسجد میں رکھنے والے تھے۔ انھوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ ہم نے پونا اور دیگر علاقوں میں آر ایس ایس اور ابھینو بھارت کی جانب سے منعقد دہشت گردی تربیتی کیمپ میں ہتھیار چلانے اور بم بنانے کی تربیت حاصل کی۔

درج بالا انکشافات کی بنیاد پر پولیس نے تفتیش جاری رکھی اور پختہ ثبوت جمع کر کے درج ذیل دہشت گردوں کے خلاف چارج شیٹ داخل کی:

۱) راہل پانڈے

۲) ڈاکٹر اُمیش دیش پانڈے

۳) سنجے چودھری

۴) ہمانشو پانسے (متوفی)

۵) لکشمن راج کونڈوار

۶) رام داس مُلا نگے

۷) نریش راج کونڈ وار

۸) یوگیش وِدولکر

۹) ماروتی واگھ

۱۰) یوراج تپتے وار

۱۱) ملند ایکداتے

ان کے علاوہ دیگر کئی افراد اور تنظیموں کے خلاف پختہ ثبوت موجود ہونے کے باوجود کوئی کارروائی نہیں کی گئی، مثلاً :

ایک اہم ملزم ہمانشو پانسے جن افراد کے مسلسل رابطے میں تھا، وہ ممبئی کے بالاجی پاکھرے، پونا کے آکانکشا ریزورٹ میں منعقدہ ٹریننگ کیمپ میں دہشت گردوں کو بم بنانے کی تربیت دینے والے پونا کے دو استاد پروفیسر شرد کُنٹے اور پروفیسر دیو، ناگپور میں منعقد ٹریننگ کیمپ میں نشانہ بازی کی تربیت دینے والے آئی بی کے سابق اعلیٰ عہدیدار (مہاراشٹر کے اعلیٰ آئی پی ایس آفیسر) کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

اسی طرح تربیتی کیمپ منعقد کر کے دہشت گردوں کو ہتھیار چلانے اور دھماکے کرنے کی تربیت دینے والے بھوسلا ملٹری اسکول (ناگپور اور ناسک) پر بھی کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ اس کے برعکس یہ ادارہ آج بھی نوجوانوں کو 'جسمانی'، 'ذہنی'، 'تہذیبی' ترقی وغیرہ کے لیے بے شمار کیمپ منعقد کرتا ہے اور اس تعلق سے اپنی ویب سائٹ پر کھلے عام اشتہارات دیتا رہتا ہے۔ محسوس ہوتا ہے کہ ان کیمپوں سے 'مناسب' نوجوانوں کو منتخب کیا جاتا ہے۔ دہشت گردوں کو تربیت دینے والے ان اداروں کو ہمیشہ کے لیے بند کر دینا ضروری ہے۔

۲) پربھنی (نومبر 2003)

۳) جالنہ (اگست 2004)

۴) پورنا (اگست 2004)

ناندیڑ (2006) بم دھماکے کی تفتیش میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اس سے پہلے ہونے والے بم دھماکے مثلاً نومبر 2003 میں پربھنی کی محمدیہ مسجد کا بم دھماکہ، اگست 2004 میں جالنہ کی قادریہ مسجد کا بم دھماکہ اور پورنا کے معراج العلوم مدرسہ/مسجد کا بم دھماکہ؛ یہ تمام بم دھماکے ناندیڑ بم دھماکہ کے ملزموں نے ہی انجام دیے تھے۔

۵) کانپور (اُتر پردیش) اگست 2008:

24 اگست 2008 کو کانپور (اُتر پردیش) میں بجرنگ دَل سے تعلق رکھنے والے دو دہشت گرد راجیو مشرا اور بھوپندر سنگھ بم بناتے وقت ہوئے دھماکے میں مر گئے۔ تفتیش سے پتہ چلا کہ وہ بہت بڑے پیمانے پر بم دھماکے کرنے کی سازش رچ رہے تھے۔ راجیو مشرا کے مکان سے دھماکہ خیز مادّوں کا اتنا بڑا ذخیرہ ضبط کیا گیا تھا کہ کانپور ریجن کے آئی جی نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ یہ دھماکہ خیز مادّہ اتنی زیادہ مقدار میں تھا کہ اس سے گجرات یا بنگلور جیسی تباہی مچائی جا سکتی تھی۔ پولیس کو بڑی مقدار میں دھماکہ خیز مادّوں کے علاوہ ایک ڈائری اور مسلم اکثریت والے شہر فیض آباد کا نقشہ بھی دستیاب ہوا تھا۔

اس واقعے کی تفتیش کرنے والی اُتر پردیش کی اسپیشل ٹاسک فورس (ایس ٹی ایف) کو مقتول دہشت گردوں کے موبائل فون ملے تھے۔ اس کی تفتیش سے معلوم ہوا کہ دھماکہ ہونے سے دو مہینے پہلے مذکورہ موبائل سے ممبئی کے دو موبائل فون پر کئی بار رابطہ کیا گیا۔ پولیس کو پتہ چلا کہ ممبئی کے دونوں موبائل کے سم کارڈ فرضی نام سے لیے گئے تھے۔ البتہ پولیس بڑی آسانی سے اُن دونوں سم کارڈز کے کال ریکارڈز حاصل کر کے ان کی بنیاد پر معلوم کر سکتی تھی کہ ممبئی کے وہ دو سرغنے کون تھے۔ لیکن شاید پولیس نے جان بوجھ کر گہرائی تک تفتیش نہیں کی اور یہ بہانا بنا کر کہ سم کارڈ فرضی ناموں سے لیے گئے تھے، تفتیش کو ادھورا چھوڑ دیا۔

۶) کنور (کیرالہ) نومبر 2008:

10 نومبر 2008 کو ریاست کیرالہ کے کنور ضلع میں بم بناتے وقت دھماکہ ہو گیا جس میں آر ایس ایس کے دو دہشت گرد مارے گئے۔ دوسرے دن اُس علاقے کی تلاشی لی گئی تو مذکورہ دھماکے کے مقام سے 200 میٹر دوری پر واقع بی جے پی کے لیڈر شری پرکاشن کے گھر میں پولیس کو 18 کروڈ بم ملے۔ پولیس نے تفتیش مکمل کر کے کورٹ میں چارج شیٹ داخل کی۔

۷) مڈگاؤں (گوا) اکتوبر 2009 :

16 / اکتوبر 2009 کو دیوالی سے ایک دن پہلے گوا کے مڈگاؤں میں سناتن سنستھا کے دہشت گردوں نے ایک بڑا بم دھماکہ کرنے کی کوشش کی۔ اُس شام دیوالی منانے کے لیے بڑی تعداد میں ہندو جس جگہ جمع ہونے والے تھے ، وہاں یہ دھماکہ کرنے کا منصوبہ بنایا گیا۔ لیکن دہشت گردوں کی بدقسمتی اور بھارت کی خوش قسمتی سے بم رکھتے وقت ہی دھماکہ ہو گیا اور اس میں سناتن سنستھا کے دو دہشت گرد ملگونڈا پاٹل اور یوگیش نائک مارے گئے۔ بعد

ازاں پولیس نے دو کارآمد بموں کو ناکارہ بنا دیا۔

دہشت گردوں کی یہ سازش تھی کہ اگر یہ بم دھماکہ ہو جاتا تو شک مسلمانوں پر جاتا۔ دھماکے کے مقام پر ایک شاپنگ بیگ دستیاب ہوا۔ اس پر اُردو میں 'خان مارکیٹ' تحریر تھا اور مسلمانوں کے استعمال میں رہنے والی دوا کی ایک بوتل تھی۔ اس کی پشت پر ان کا مقصد واضح تھا۔ اگر بم رکھتے وقت دھماکہ نہ ہوا ہوتا اور دہشت گردوں کی سازش کے مطابق بعد میں دھماکہ ہوتا تو آئی بی اور ذرائع ابلاغ کے برہمن وادی فرقہ پرست ایک بار پھر مسلم دہشت گردی کا ہوّا کھڑا کرتے۔ لیکن خوش قسمتی سے ایسا نہیں ہوا۔

اس واقعے کی مزید تفتیش کرنے پر گوا پولیس کو سناتن سنستھا اور ابھینو بھارت کے دہشت گرد لیفٹیننٹ کرنل پروہت اور پرگیا سنگھ ٹھاکر کے مابین گہرے تعلقات کا علم ہوا۔

گوا پولیس نے اس واقعے کی تفتیش مکمل کر کے درج ذیل 11 دہشت گردوں کے خلاف چارج شیٹ داخل کی:

۱) ملگونڈا پاٹل (بم لے جاتے وقت ہوئے دھماکہ میں موت)
۲) یوگیش نائک (بم لے جاتے وقت ہوئے دھماکہ میں موت)
۳) وِنے تلے کر
۴) وِنائک پاٹل
۵) دھنجے کیشو اشٹے کر
۶) دلیپ مان گاؤکر
۷) پرشانت اشٹے کر
۸) سارنگ کلکرنی (فرار)
۹) جے پرکاش عرف انا (فرار)
۱۰) رُدر پاٹل (فرار)
۱۱) پرشانت جُوے کر (فرار)

دھنجے اشٹے کر نے پونا میں کل 12 بم بنائے تھے۔ ان میں سے 5 مڈگاؤں (گوا) میں استعمال ہوئے۔ بقیہ بم کہاں استعمال کیے گئے، اس کی ابھی تک تفتیش نہیں ہو پائی ہے۔

باب 6

مزید بم/ بم دھماکے

۱) لامبا کھیرا، بھوپال (ایم پی) :

دسمبر 2003 میں بھوپال کے لامبا کھیرا علاقے میں پولیس کو دو بے حد طاقتور بم دستیاب ہوئے۔ تفتیش میں پتہ چلا کہ ان کا استعمال تبلیغی جماعت کے اجتماع میں کیا جانے والا تھا، جہاں تقریباً پانچ لاکھ سے زیادہ مسلمان جمع ہونے والے تھے۔ اس سازش کے اہم سرغنہ رام نارائن کلسنگرا اور سنیل جوشی تھے اور دونوں کا تعلق آر ایس ایس اور ابھینو بھارت سے تھا۔ دہشت گرد سنیل جوشی کا بعد میں قتل ہو گیا اور رام نارائن کلسنگرا فرار ہے۔ تفتیش کے دوران آر ایس ایس، ابھینو بھارت اور بجرنگ دَل سے تعلق رکھنے والے کئی افراد کی جانچ پڑتال کی گئی لیکن اِس کیس کے بارے میں کیا ہوا، آج تک معلوم نہیں ہوا۔

۲) تینکاشی (تاملناڈو) :

24 جنوری 2008 کو تامل ناڈو کے تیرونیلویلی ضلع کے شہر تینکاشی (جنوبی کاشی) میں آر ایس ایس کے دفتر میں بم دھماکہ ہوا۔ ابتدا میں مسلم تنظیموں پر شکوک ظاہر کیے گئے۔ لیکن تاملناڈو پولیس نے نہایت دیانت داری اور باریکی سے تفتیش کر کے سنگھ پریوار سے وابستہ 8 / افراد کو گرفتار کر لیا۔ تفتیش سے ثابت ہوا کہ ملزم یہ خطرناک سازش جولائی 2007 سے رچ رہے تھے اور انھوں نے اس طرح کے 8 بم تیار کر لیے تھے۔ پولیس نے وہ بم اور بم بنانے کا سامان ضبط کر لیا۔ ملزموں نے اپنے اقبالیہ بیانات میں اس بات کا اعتراف کیا کہ فرقہ وارانہ انتشار پیدا کرنے کے مقصد سے یہ بم دھماکہ کیا گیا تھا۔ پولیس نے تفتیش مکمل کر کے کورٹ میں چارج شیٹ داخل کر دی۔

۳) پنویل :

20 / فروری 2008 کو ممبئی سے 50 کلومیٹر دور واقع علاقہ پنویل میں 'سنے راج' تھیٹر میں 'جودھا اکبر' فلم چل رہی تھی۔ تبھی وہاں بم رکھے جانے کی اطلاع ملی۔ ہیمنت کرکرے کی قیادت میں اے ٹی ایس نے تفتیش کی اور یہ ثابت ہوا کہ سناتن سنستھا کے دہشت گردوں نے وہ بم رکھے تھے۔ اس تعلق سے ملزموں کو گرفتار کر کے ان کے خلاف کورٹ میں چارج شیٹ داخل کی گئی۔

۴) واشی (نیو ممبئی) :

31/مئی 2008 کو واشی، نیو ممبئی، کے ایک آڈیٹوریم میں پلاسٹک بیگ میں رکھے ہوئے کچھ بموں کو بم ڈیٹکشن اینڈ ڈسپوزل اسکواڈ (Bomb Detection & Disposal Squad) نے ناکارہ کر دیا۔ تفتیش سے ثابت ہوا کہ سناتن سنستھا کے دہشت گردوں نے وہ بم رکھے تھے۔ ملزموں کو گرفتار کر کے کورٹ میں چارج شیٹ داخل کی گئی۔ اس جرم کی پاداش میں سناتن سنستھا کے دو دہشت گرد وِکرم بھاوے اور رمیش گڈکری کو دس دس سال قید بامشقت کی سزا ہوئی۔

۵) تھانہ :

4 جون 2008 کو تھانے کے 'گڈکری رنگایتن' ڈراما ہال میں ہوئے بم دھماکے میں سات افراد زخمی ہو گئے۔ مذکورہ ڈراما ہال میں مراٹھی ڈراما 'آمھی پاچپتے' (Aamhi paachpute) کھیلا جانا تھا۔ اے ٹی ایس کی تفتیش سے ثابت ہوا کہ برہمن وادی انتہا پسند تنظیمیں سناتن سنستھا اور ہندو جن جاگرن سمیتی اس دھماکے کی ذمہ دار ہیں۔ تفتیش کے دوران گرفتار کیے گئے ملزموں کی دی ہوئی معلومات کی بنیاد پر پین اور ستارا سے دھماکہ خیز مادّوں کے وافر ذخیرے ضبط کیے گئے۔ پولیس نے تفتیش مکمل کر کے کورٹ میں چارج شیٹ داخل کی۔ کورٹ نے وِکرم بھاوے اور رمیش گڈکری کو مجرم قرار دیتے ہوئے دس دس سال کی قید بامشقت کی سزا سنائی۔

باب 7

'بم کے بدلے بم' کا جھوٹا پروپیگنڈا

تین اہم واقعات یعنی (۱) ناندیڑ میں 2006 میں آر ایس ایس اور بجرنگ دل کے دہشت گردوں کا آر ڈی ایکس استعمال کر کے بم بناتے وقت ہونے والا دھماکہ، (۲) مالیگاؤں 2008 کے بم دھماکے کی ہیمنت کر کرے کے ذریعے کی گئی تفتیش میں آر ایس ایس اور ابھینو بھارت کا ملک کے کئی بڑے بم دھماکوں میں ملوث ہونے کے ثبوت ملنا اور (۳) اجمیر شریف، مکہ مسجد، سمجھوتہ ایکسپریس دھماکوں کی از سر نو تفتیش میں مذکورہ بالا تمام دھماکے آر ایس ایس کے اہم عہدیداروں نے جے وَندے ماترم اور ابھینو بھارت نامی تنظیموں کے تعاون سے کروائے۔ اس بات کا پردہ فاش ہونے سے آر ایس ایس شکوک کے دائرے میں آ گئی تو اس نے ہمیشہ کی طرح اپنے افواہ پھیلانے کیمیکانزم کے ذریعے اس بات کی تشہیر پورے زور وشور سے شروع کر دی کہ آر ایس ایس اور دیگر برہمنوادی تنظیموں کے کیے ہوئیم دھماکے دراصل مندروں پر ہوئے بم دھماکوں کا جواب اور ردّعمل تھا، حالانکہ ان کا اصل مقصد اپنی دہشت گردانہ کارروائیوں پر پردہ ڈالنا اور عوام الناس کی ہمدردی حاصل کرنا تھا۔ لیکن ان کا یہ دعویٰ جھوٹ کا کتنا بڑا پلندہ تھا اس کا اندازہ ذیل کی معلومات سے ہوسکتا ہے:

۱) اکشر دھام مندر بم دھماکہ 2002:

آر ایس ایس نے خود انجام دیے ہوئے بم دھماکوں کو جائز قرار دینے کے لیے 2002 کے جس اکشر دھام مندر بم دھماکے کو سب سے زیادہ اُچھالا تھا، اس واقعہ کا قطعی فیصلہ 16 مئی 2014 کو سپریم کورٹ سے آیا۔ جس میں گرفتار کیے گئے چھ مسلم ملزموں کو بے گناہ قرار دے کر رہا کر دیا گیا۔ اپنے فیصلے میں سپریم کورٹ کے جسٹس اے۔ کے۔ پٹنائک اور وی۔ گوپال گوڈا نے کہا ہے کہ ''ملک کی یکجہتی اور حفاظت سے تعلق رکھنے والے بے حد حساس جرم کی تفتیش بے حد غلط طریقے سے ہونے پر ہم انتہائی افسوس کے ساتھ یہاں اس بات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں کہ **بے شمار معصوموں کو قتل کرنے والے اصل مجرموں کو پکڑنے کی بجائے پولیس نے بے گناہ لوگوں کو اس میں پھنسایا ہے اور ان کے خلاف بے حد سنگین چارج شیٹ داخل کی ہے**''۔

سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ بلاشبہ بین ثبوت ہے لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ اس فیصلے میں جن 'اصل مجرموں' کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کیا انھیں پکڑنے کے لیے اس جرم کی از سر نو تفتیش ہوگی؟

مندر میں خود ہی بم دھماکہ کر کے مسلمانوں کو موردِ الزام ٹھہرانے کی برہمن وادی فرقہ پرستوں کی یہ چال بہت پرانی ہے۔ مثلاً:

۲) میناکشی مندر بم دھماکہ 1996 :

مئی 1996 میں تاملناڈو کے مدورائی کے میناکشی مندر میں ایک بم دھماکہ ہوا تھا۔ اس میں چند مسلم نوجوانوں کو گرفتار کر کے ان کے خلاف جھوٹے ثبوت اکٹھا کیے گئے تھے۔ لیکن بعد میں ثابت ہوا کہ یہ دھماکہ برہمن وادی انتہاپسندوں نے خود انجام دیا تھا۔ اس بم دھماکے پر فیصلہ سناتے ہوئے فروری 2010 میں مدراس ہائی کورٹ نے ان پولیس عہدیداروں کے خلاف، جنہوں نے ابتداء میں جان بوجھ کر غلط تفتیش دِکھا کر مسلم نوجوانوں کو گرفتار کیا تھا، کارروائی کا حکم دیا تھا۔

اس دھماکے کے علاوہ متعدد دیگر بم دھماکوں میں بھی گرفتار کیے گئے مسلم نوجوانوں کی بے گناہی ثابت ہوئی ہے۔ مثلاً:

۳) سورت بم دھماکہ 1993 :

سورت (گجرات) میں 1993 میں ہوئے بم دھماکے کا قطعی فیصلہ سپریم کورٹ نے 18 جولائی 2014 کو سنایا اور تمام 11 مسلم نوجوانوں کو بے گناہ قرار دیتے ہوئے رِہا کر دیا۔ جسٹس جے۔ ایس۔ ٹھاکر کے زیرِ صدارت بینچ نے فیصلے میں کہا کہ ''ملزموں کے خلاف کوئی بھی ٹھوس ثبوت نہیں ہے''۔ افسوس کی بات تو یہ ہے کہ کوئی جرم نہ کرنے کے باوجود ان نوجوانوں کو اپنی زندگی کے بیش قیمت بیس سال قید میں گزارنے پڑے۔

۴) کالوپور (احمد آباد) بم دھماکہ 2006 :

فروری 2006 میں کالوپور ریلوے اسٹیشن میں ہوئے بم دھماکے میں افروز پٹھان، بلال خطیب اور مصطفیٰ سیّد کو گرفتار کر کے ان کے خلاف خوب تشہیر کی گئی۔ لیکن آٹھ سال بعد 2014 میں پولیس نے کورٹ میں رپورٹ داخل کی کہ ملزموں کے خلاف پختہ ثبوت دستیاب نہ ہونے کے سبب انھیں رِہا کر دیا جائے۔ چنانچہ 17 نومبر 2014 کو احمد آباد میٹروپولیٹن کورٹ نے انھیں بری کر دیا۔ لیکن آٹھ سال تک انھوں نے جو ذہنی اور جسمانی مظالم برداشت کیے، ان کی تلافی کیسے ہوگی؟

خود کردہ گناہوں کو مسلمانوں کے سر تھوپنے کا برہمن وادی فرقہ پرستوں کا طریقۂ کار درج ذیل مثال سے اچھی طرح واضح ہوگا:

۵) مڈگاؤں (گوا) بم دھماکہ 2009:

جیسا کہ باب 5 میں ذکر کیا گیا ہے، یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ مڈگاؤں (گوا) میں سناتن سنستھا کے دہشت گردوں نے بم دھماکہ کی کوشش کی تھی۔ لیکن اگر یہ بم لے جاتے ہوئے نہ پھٹتا بلکہ ان کی سازش کے مطابق پھٹتا اور اس میں سیکڑوں ہندوؤں کا قتل ہوتا تو اس کا سارا الزام مسلمانوں پر تھوپنے کے لیے انھوں نے درج ذیل منصوبہ بندی کی تھی:

۱) 16 اکتوبر 2009 کو دیوالی سے پہلے کی شام کو ہزاروں ہندو مڈگاؤں میں، جس مقام پر ہر سال جمع ہوتے ہیں، وہاں بم دھماکہ کرنے کا منصوبہ تھا۔

۲) جائے واردات پر ایک بیگ رکھا گیا تھا جس پر اُردو میں 'خان مارکیٹ' لکھا ہوا تھا۔

۳) اُس بیگ میں مسلمانوں کے استعمال کرنے والی عطر کی شیشیاں رکھی ہوئی تھیں۔

مختصراً یہ کہ اگر ان کی سازش کے مطابق بم دھماکہ ہوا ہوتا تو اس میں سیکڑوں بے گناہ ہندو مارے جاتے اور زخمی ہوتے۔ جس کا سیدھا مطلب یہ ہوتا کہ پولیس مسلمانوں پر شک کرتے ہوئے انھیں گرفتار کرتی اور ان کے خلاف جھوٹے ثبوت اکٹھا کر کے کورٹ میں مقدمہ دائر کرتی اور اس کی خوب تشہیر کی جاتی۔ پندرہ بیس سالوں بعد کورٹ کیا فیصلہ کرتی ہے، یہ بات بے معنی ہے، کیونکہ صرف بم دھماکہ اور اس میں پکڑے گئے لوگ ہی عوام کی یادداشت میں محفوظ رہتے ہیں۔ کورٹ نے قطعی فیصلہ کیا دیا ہے، اس طرف زیادہ توجہ نہیں دی جاتی ہے۔

اس طرح پولیس، خفیہ ایجنسیاں اور ذرائع ابلاغ میں بیٹھے ہوئے برہمن وادیوں کی مدد سے خود ہی انجام دیے ہوئے بم دھماکوں کو مسلمانوں کے سر تھوپنا اور اسے بنیاد بنا کر اپنے آئندہ کے گناہوں کے لیے ڈھال بنانا سنگھ پریوار کی بہت پرانی چال ہے۔ لیکن آہستہ آہستہ ان کی اس سازش کا پردہ فاش ہو رہا ہے۔ اکشردھام اور دوسرے مندروں میں ہوئے دھماکوں کی از سر نو غیر جانبدارانہ تفتیش کی جائے تو بہت ممکن ہے کہ ان کی جڑوں میں بھی آر ایس ایس یا ابھینو بھارت یا خفیہ ایجنسیوں یا تینوں کی موجودگی ثابت ہو۔

سنگھ پریوار کے دہشت گردی کے تربیتی مراکز

۱) ہتھیار دھماکے کی تربیت، پونا (مارچ 2000) :

[illegible] کی چھڑیاں استعمال کر کے دھماکہ کیا جانے کی تربیت دینے کے لیے ہجرنگ دل نے پونے میں ایک کیمپ منعقد کیا تھا۔ [illegible] سے 40 سے 50 کارکنان نے اس کیمپ میں شرکت کی تھی۔ بعد ازاں اپریل 2006 میں ناندیڑ میں بم بناتے ہوئے قتل ہونے والے ہیمنت پانسے اسی تربیتی کیمپ میں سرگرم (گروپ لیڈر) تھے۔ ہجرنگ دل کے قومی سطح کے عہدیدار ہونے کے باوجود پانسے نے اس کیمپ کا انعقاد کیا تھا۔

۲) ہتھیار چلانے اور بم بنانے کی تربیت، ناگپور (2001) :

ناگپور میں جوشا ماڈری اسکول کے احاطے میں آر ایس ایس اور بجرنگ دل کے دہشت گردوں کے لیے 40 روزہ تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا تھا۔ اس کیمپ میں مہاراشٹر کے 50 دہشت گردوں کے علاوہ کل 115 دہشت گردوں نے حصہ لیا تھا۔ ہتھیار چلانا، بم بنانا اور ان کے ذریعہ دھماکہ کرنے کی تربیت اس کیمپ میں دی گئی تھی۔ تربیت دینے والوں میں ریٹائرڈ اور سرکاری سروسوں میں فیلڈ انجام دینے والے فوجی افسران اور آئی بی کے ریٹائرڈ اعلیٰ عہدیدار شامل تھے۔

۳) آر ڈی ایکس RDX بم بنانے کی تربیت، آکا کشمار یزورٹ، پونا (2003) :

پونا کے قریب یہ یہ گڑھ واقع آکا کشمار یزورٹ میں ایک تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا تھا۔ اس کیمپ میں دہشت گردوں کو آر ڈی ایکس بم بنانے اور ان سے دھماکہ کرنے کی تربیت دی گئی۔ تقریباً 58 نوجوانوں نے اس کیمپ میں حصہ لیا۔ [illegible] نامی ایک شخص اس کیمپ میں فیلڈی تربیت دینے والوں میں شامل تھا۔ اس نے تربیت پانے والوں کو نہ صرف بم بنانے کی تربیت دی بلکہ کیمپ کے آخری دن بڑی مقدار میں دھماکہ خیز مادہ بھی تقسیم کیا۔ تربیت دینے والوں میں موجودہ اور ریٹائرڈ فوجی افسران اور پونا کے کیمسٹری کے دو استاد پروفیسر شریک تھے اور انکر دیو شامل تھے۔

۴) 'ہندو راشٹر' کے لیے ہتھیار چلانے، لٹھ بازی وغیرہ کی ایک ہی وقت میں ملک بھر میں مقامات پر تربیت (مئی 2002):

سنگھ پریوار سے تعلق رکھنے والے 15 سے 45 عمر کے کارکنان پونا میں 21 روزہ 'ہندو راشٹر' کے لیے ذہن ساز (orientation) کیمپ میں شریک ہوئے۔ انھیں لٹھ بازی اور ہتھیار چلانے کی تربیت دینے کے علاوہ تھوڑے بہت کھیل اور سنسکرتی سکھائی گئی اور 'ہندو راشٹر' کے لیے ان کی ذہن سازی کی گئی۔ ملک بھر میں 11 مختلف مقامات پر اسی طرح کے کیمپ اسی عرصے میں منعقد کیے گئے۔

45 سے 60 عمر کے معمر افراد کے لیے اسی موضوع پر علیحدہ تربیتی کیمپ اسی عرصے میں ملک بھر میں منعقد کیے گئے تھے جن میں مہاراشٹر کا لاتور شہر شامل تھا۔

۵) ہتھیار چلانے کی تربیت کے بجرنگ دَل کے کیمپ، بھوپال (مئی 2002):

مدھیہ پردیش کی راجدھانی بھوپال میں بجرنگ دَل کے دہشت گردوں کے لیے ہفت روزہ تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا تھا۔ اس کیمپ میں بجرنگ دَل کے تقریباً 150 دہشت گردوں کو ہتھیار چلانے کی تربیت دی گئی۔

۶) وشوا ہندو پریشد VHP کی جانب سے خواتین کے لیے چاقو، چھری اور تلوار چلانے کی تربیت، ممبئی (مئی 2003):

وِشو ہندو پریشد کی کارکن عورتوں کو جوڈو، کراٹے اور چاقو، چھری اور تلوار چلانے کی تربیت دینے کے لیے ممبئی میں 17 مئی 2003 سے ایک کیمپ منعقد کیا گیا تھا۔

۷) آر ایس ایس کی جانب سے عورتوں کے لیے بندوق چلانے اور جوڈو کی تربیت، ایک ہی وقت میں ملک بھر کے 73 مقامات پر (مئی 2003):

آر ایس ایس کی عورتوں کو تربیت دینے کے لیے ملکی سطح کے پروگرام کے ایک حصے کے طور پر کانپور میں 25 مئی 2003 کو ریٹائرڈ فوجی افسروں نے تقریباً 70 عورتوں کو بندوق لوڈ کرنے، نشانہ لگانے اور بندوق چلانے کی خصوصی تربیت دی۔ جوڈو سکھانے والوں نے ان عورتوں کو مارشل آرٹس کی تربیت دی۔ اُتر پردیش کے مختلف اضلاع میں اس طرح کے چھ تربیتی کیمپ منعقد کیے گئے تھے۔ اس عرصے میں ملک بھر میں 73 شہروں میں اس طرح کے پروگرام منعقد کیے گئے تھے۔

۸) آر ایس ایس، ابھینو بھارت، جے وَندے ماترم کے ہتھیار چلانے اور آر ڈی ایکس سے بم بنانے کی تربیت، بگلی (ایم پی) (2006) :

مالیگاؤں 2006، اجمیر شریف، مکہ مسجد اور سمجھوتہ ایکسپریس وغیرہ بم دھماکوں کی تیاری کے لیے آر ایس ایس، ابھینو بھارت، جے وَندے ماترم کے دہشت گردوں کے لیے ایک تربیتی کیمپ بگلی (مدھیہ پردیش) میں منعقد کیا گیا۔ اس ٹریننگ کیمپ میں سنیل جوشی اور لوکیش شرما نے ہتھیار چلانے کی اور آر ڈی ایکس سے بم بنانے کی تربیت دی۔

۹) آر ایس ایس اور ابھینو بھارت کیہتھیار چلانے اور آر ڈی ایکس سے بم بنانے کا تربیتی کیمپ، پنچ مڑھی (مدھیہ پردیش) (2007-2008) :

لیفٹیننٹ کرنل پروہت نے 2007 اور 2008 میں آر ایس ایس اور ابھینو بھارت کے دہشت گردوں کو آر ڈی ایکس سے بم بنانے اور ہتھیار چلانے کی تربیت دینے کے لیے کئی تربیتی کیمپ منعقد کیے۔ ان میں پروہت نے 'ہندو راشٹر' کے موضوع پر نفرت انگیز تقریریں بھی کیں۔ پروہت کے پاس سے برآمد کیے گئے لیپ ٹاپ میں یہ تمام معلومات محفوظ ہیں۔

باب ۹

آر ایس ایس: دہشت گردی کا سب سے بڑا علمبردار

باب 2 تا 6 میں ملک بھر میں برہمن وادی دہشت گردوں کے کیے ہوئے بم دھماکوں کو ترتیب دیا جائے تو اس طرح کا منظر نامہ سامنے آئے گا:

نمبر شمار	تنظیم	بم دھماکہ	تفتیش کا موجودہ مرحلہ
۱۔	آر ایس ایس، ابھینو بھارت اور جے وَندے ماترم	۱) اجمیر شریف (راجستھان) 2007	چارج شیٹ
		۲) مکہ مسجد (حیدر آباد) 2007	چارج شیٹ
		۳) سمجھوتہ ایکسپریس (ہریانہ) 2007	چارج شیٹ
		۴) مالیگاؤں (مہاراشٹر) 2006	چارج شیٹ
		۵) مالیگاؤں (مہاراشٹر) 2008	چارج شیٹ
		۶) موڈاسا (گجرات) 2008	زیر تفتیش
۲۔	آر ایس ایس اور بجرنگ دل	۷) ناندیڑ (مہاراشٹر) 2006	چارج شیٹ
		۸) پربھنی (مہاراشٹر) 2003	چارج شیٹ
		۹) جالنہ (مہاراشٹر) 2004	چارج شیٹ
		۱۰) پورنا (مہاراشٹر) 2004	چارج شیٹ
		۱۱) لامبا کھیرا، بھوپال (ایم پی) 2003	تفتیش کس مرحلہ میں ہے، معلومات دستیاب نہیں۔
		۱۲) کانپور (اُتر پردیش) 2008	تفتیش کس مرحلہ میں ہے، معلومات دستیاب نہیں۔

۳۔	آر ایس ایس	۱۳) کنور (کیرالہ) 2008 ۱۴) تینکاشی (تامل ناڈو) 2008	چارج شیٹ چارج شیٹ
۴۔	سناتن سنستھا	۱۵) پنویل (مہاراشٹر) 2008 ۱۶) تھانہ (مہاراشٹر) 2008 ۱۷) واشی (مہاراشٹر) 2008 ۱۸) مڈگاؤں (گوا) 2009	چارج شیٹ ان دو کیسوں میں کورٹ نے فیصلہ دیتے ہوئے سناتن سنستھا کے دہشت گردوں وکرم بھاوے اور رمیش گڈکری کو دس دس سال قید بامشقت کی سزا دی۔ اس معاملے میں دھماکہ خیز اشیا کا قانون لگانے کے باوجود چارج شیٹ داخل کرنے سے پہلے قانون کے مطابق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت نہیں لی گئی۔ اس تکنیکی نکتے کے سہارے گرفتار ملزمین چھوٹ گئے ہیں۔ اس خامی کو دور کر کے حکومت اپیل کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ اس جرم کے چار اہم ملزم فرار ہیں، ان وجوہ کی بناء پر اس جرم کی مکمل تفتیش نہیں ہوئی ہے۔

مندرجہ بالا اعداد و شمار دیکھیں تو بم دھماکوں میں آر ایس ایس کا کھاتہ سب سے بڑا نظر آئے گا۔ لیکن آر ایس ایس پر روشنی ڈالنے سے پہلے ہم دہشت گرد تنظیم سناتن سنستھا کے بارے میں بات کریں گے۔ اس تنظیم کے خلاف کل چار دہشت گردانہ معاملے درج ہیں۔ ان چار میں سے دو میں دہشت گردوں کو سزا دی جا چکی ہے جبکہ دو معاملے کورٹ میں زیر سماعت ہیں۔ مڈگاؤں (گوا) دھماکہ کیس میں گرفتار ملزموں کو کورٹ نے تکنیکی خامی کی بناء پر بے گناہ قرار دے دیا ہے۔ اس کے علاوہ اس معاملے کے چند اہم ملزم آج بھی فرار ہیں جس کی وجہ سے اس کی مکمل جانچ اب تک نہیں ہو پائی ہے۔ چنانچہ ہمیں یہ مان کر چلنا چاہیے کہ یہ معاملہ زیر التوا ہے۔

اسی طرح ۲۰ فروری ۲۰۱۵ کو کامریڈ گووند پانسرے کے قتل کے معاملے میں پولیس نے سناتن سنستھا کے ایک دہشت گرد کو پکڑ کر اس سے سنستھا کے بارے میں کافی معلومات حاصل کی ہیں۔ یہ تفتیش جاری ہے جس سے چند مزید بم دھماکوں اور شبوتوں کے منظر عام پر آنے کا امکان ہے۔

سناتن سنستھا پر فوری پابندی لگانا ضروری ہے، لیکن....

دہشت گردانہ کارروائیوں میں ملوّث ہونے کی بناء پر سناتن سنستھا کے خلاف دو معاملات میں ملزموں کو سزا ہو چکی ہے، دو معاملات کورٹ میں زیرِ التوا ہیں اور ایک پولیس کے زیرِ تفتیش ہے۔ اس کے باوجود حکومت اس دہشت گرد تنظیم پر پابندی عائد کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ سرکاری وزراء اور پولیس عہدیدار اس طرح کے گمراہ کن بیانات دیتے ہیں کہ ''ثبوت ملیں گے تو پابندی عائد کریں گے''۔ وہ یہ واضح کر دیں کہ انھیں اب اور کتنے ثبوت چاہئیں؟ غرضیکہ سناتن سنستھا پر آسانی سے پابندی عائد کرنے کا ان کا کوئی ارادہ نظر نہیں آتا۔ اس کے لیے حکومت پر ہر طرف سے دباؤ ڈالا جانا ضروری ہے۔

ملک کی سب سے بڑی دہشت گرد تنظیم آر ایس ایس

ملک میں کم از کم 14 بے حد خطرناک بم دھماکوں میں آر ایس ایس ملوّث ہے۔ ان دھماکوں کی خاص بات یہ ہے کہ ان میں آر ڈی ایکس جیسا طاقتور دھماکہ خیز مادّہ استعمال کیا گیا ہے۔ ان 14 واقعات میں سے صرف موڈاسا (گجرات) کا واقعہ فی الحال زیرِ تفتیش ہے۔ کانپور (اُتر پردیش) اور لانبا کھیرا (ایم پی) دھماکوں کی جانچ کہاں تک پہنچی ہے، اس کی معلومات دستیاب نہیں ہیں۔ لیکن باقی ماندہ 11 جرائم کی تفتیش مکمل ہو جانے پر کورٹ میں چارج شیٹ داخل کی جا چکی ہے۔ ان میں سے ہر واقعے کے ٹھوس، ناقابل انکار اور سائنٹفک ثبوت موجود ہیں۔

ان 11 میں سے ناندیڑ، جالنہ، پورنا، پربھنی، کانپور اور کنور کے چھ واقعات بم تیار کرتے وقت ہونے والے دھماکے کی وجہ سے منظرِ عام پر آئے ہیں، جن میں دہشت گرد رنگے ہاتھ پکڑے گئے۔ چنانچہ ان کے بارے میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

باقی ماندہ پانچ واقعات میں چارج شیٹ کے ہمراہ جو ثبوت پیش کیے گئے ہیں، وہ بے حد پختہ ہیں۔ مثلاً:

۱) اس بات کا ثبوت ہے کہ جن موبائل فونز سے بم دھماکے کئے گئے اُن موبائل فونز کے سم کارڈ ملزموں نے جعلی نام سے حاصل کیے تھے (موبائل کمپنی کے ریکارڈ، ماہرین دستخط کی رائے، کمپنی کے ملازمین کے بیانات، وغیرہ)۔

۲) ان کے موبائل فون کے کال ریکارڈ سے ثابت ہوتا ہے کہ حادثے کے وقت ملزم موقع واردات پر موجود تھے۔

۳) ملزموں کے جو فون پولیس کی زیرنگرانی تھے، ان پر ملزموں کی گفتگو کا ریکارڈ۔

۴) ملزموں اور گواہوں کے نارکوٹیسٹ کے ذریعے لیے گئے بیانات۔

۵) سوامی اسیمانند کے کورٹ کے روبرو دیے ہوئے دو اقبالیہ بیانات۔

۶) لیفٹیننٹ کرنل پرساد پروہت اور مہنت دیانند پانڈے سے ضبط کیے گئے لیپ ٹاپ میں خود ملزموں کی ریکارڈ کی ہوئی ان کی دہشت گردانہ کارروائیوں سے متعلق معلومات، وغیرہ۔

اس طرح ملک بھر میں ہونے والے بے شمار بم دھماکوں میں آر ایس ایس کے ملوّث ہونے کے ثبوت وافر مقدار میں موجود ہیں۔ اس طرح کے پختہ اور غیر متنازعہ ثبوت والے آر ڈی ایکس استعمال کر کے کیے ہوئے دھماکوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ اتنے ثبوت ملک کی کسی دہشت گرد تنظیم کے خلاف نہیں ہیں۔ اگر مزید چند دھماکوں کی دیانت دارانہ تفتیش کی جائے تو آر ایس ایس کے ملوث ہونے کے مزید 8 تا 10 معاملات سامنے آسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ باب 8 میں لکھے گئے آر ایس ایس اور اس سے وابستہ تنظیموں کی جانب سے سال 2000 سے ملک بھر میں دہشت گردی کے تربیتی کیمپ منعقد کیے جانے کے بھی ثبوت موجود ہیں۔ خاص بات یہ ہے کہ آر ایس ایس کی بم دھماکوں اور دہشت گردی کی تربیت دینے کی یہ کارروائیاں ملک کے کسی ایک حصے تک محدود نہیں ہیں بلکہ یہ پورے ملک میں جاری ہیں۔ ان تمام باتوں کو سامنے رکھ کر یہ بات پورے یقین کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ آر ایس ایس بھارت کی سب سے بڑی دہشت گرد تنظیم ہے۔ علاوہ ازیں وہ چند دوسری دہشت گرد تنظیموں کی سرپرست بھی ہے۔

دنیا میں ہر طرح کی دہشت گرد تنظیموں کا مطالعہ کر کے ان پر نظر رکھنے اور ان سے متعلق عوام الناس کو باخبر کرنے والی امریکہ کی مشہور تنظیم ٹیررزم واچ اینڈ وارننگ Terrorism, Watch and Warning نے اپنی ویب سائٹ http://www.terrorism.com پر 26/اپریل 2014 کو نشر کردہ پوسٹ میں آر ایس ایس کو دنیا بھر کی دہشت گرد تنظیموں میں شامل کیا ہے۔ اب ہماری باری ہے۔ ہمارے سماج کی تمام اکائیوں کو چاہیے کہ عالمی سطح پر ثابت شدہ دہشت گرد تنظیم آر ایس ایس پر بغیر کسی تاخیر کے پابندی عائد کرنے کا

پورے زور وشور سے مطالبہ کریں۔

اب اہم سوال یہ ہے کہ سماج کی کتنی اکائیاں یہ مطالبہ کریں گی؟ کتنی شدت سے مطالبہ کریں گی؟ اور اس مطالبے کو کتنے شواہد وثبوت کے ساتھ مضبوط بنائیں گی؟ ان سوالوں کا جواب تو آنے والا وقت ہی دے گا۔ اور اگر سماج کے تمام طبقات کی جانب سے شدت سے اس بات کا مطالبہ نہیں ہو رہا ہے تو گمان ہوتا ہے کہ اس کے پیچھے بھی آر ایس ایس کے مختلف شعبے اور خاص طور پر ذرائع ابلاغ میں دہشت گردی ہی ذمہ دار ہے۔ اور اس سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ملک کی سب سے بڑی دہشت گرد تنظیم آر ایس ایس ہی ہے۔

ضمیمہ 'الف'

مالیگاؤں 2008 بم دھماکہ (اے ٹی مہاراشٹر نمبر 18/2008) واقعے کی چارج شیٹ کے ہمراہ ابھینو بھارت کی فرید آباد میں منعقد میٹنگ کی روداد تحریری صورت میں منسلک ہے۔ اس کے اہم نکات حسب ذیل ہیں۔

الف) موجودہ جمہوری طرز حکومت کو برخاست کر کے اس کی جگہ ویدوں اور سمرتیوں پر مبنی ہندو راشٹر قائم کرنا :

1) पुरोहीत (p. 61): We will fight the Constitution, will fight the nation, this nation is not ours.

2) पुरोहीत (p. 64): We have to fight the Constitution, we have to fight for our independence.

3) पुरोहीत (p. 69): इस संविधान को मानना ही नहीं है। knocking down ये एक ही तरीका है आवश्यक.

4) उपाध्याय (p. 69): This Constitution is not applicable to us, will not be acceptable to us; another constitution will come into place; then Hindu Rashtra is established.

(۱) پروہت (صفحہ ۶۱): ہم آئین و دستور کے خلاف لڑیں گے۔ ہم ملک و قوم سے لڑیں گے۔ موجودہ ملک و قوم ہمارے نہیں ہیں۔

(۲) پروہت (صفحہ ۶۴) : ہمیں آئین و دستور کے خلاف لڑنا ہے۔ ہمیں اپنی آزادی کے لئے لڑنا ہے۔

(۳) پروہت (صفحہ ۶۹): اس آئین کو ماننا ہی نہیں ہے۔ اسے توڑ دو۔ اس کے لئے یہ ایک ہی طریقہ ہے۔ یہ ضروری ہے۔

(۴) اپادھیائے (صفحہ ۶۹): یہ آئین ہمارے اوپر لاگو ہونے کے قابل نہیں ہے۔ یہ ہمارے لئے قابل قبول نہیں ہے۔ اس کی جگہ دوسرا آئین آئے گا۔ تب ہندو راشٹر قائم ہوگا۔

ب) ہندو راشٹر کے نئے دستور کی شکل وصورت :

1) सुधाकर द्विवेदी (p. 67) : राज्यव्यवस्था का हमारे यहाँ कुछ पौरानिक शास्त्र है । हमारी जो स्मृतियां है वही संविधान है समाज की। इस समय 24 स्मृतियां हैं हमारे देश में, उन सब को इकठ्ठा कर लिजिए।

2) पुरोहीत (p. 68) : इस देश में हमें वेदों के मुताबिक जो बताया गया है सनातन हिंदू धर्म, वेदिक धर्म, वो चाहिए।

(۱) سدھاکر دویدھی (صفحہ ۶۷): سرکاری نظام کا ہمارے یہاں کچھ پرانوں پر مبنی علم ہے۔ ہماری جو سمرتیاں ہیں وہی ہمارے سماج کا آئین ہیں۔ اس وقت ۲۴ سمرتیاں ہیں ہمارے ملک میں، سب کو جمع کر لو۔

(۲) پروہت (صفحہ ۶۸): اس ملک میں تین دیوؤں کے مطابق جو بتایا گیا ہے سناتن دھرم، ویدک دھرم، ہندو دھرم ہی ہے۔

ج) 'ہندو راشٹر' کے قیام کے لیے بیرونی طاقتوں اور انتہا پسندوں کی مدد حاصل کرنا

1۔ نیپال

पुरोहीत (p. 67): King ग्योनेंद्र से हमारी मिटींग तय थी 24 जून 2006 को और 2007 को पिछले साल । और हमारी यह मिटींग तय हुई थी 12 फरवरी को telephonically और एक प्रजवाल करके हैं, प्रजवाल उनको intelligence में अभी ब्रिगेडियर बनाया गया है । वो हमने उसके लिए बहुत कष्ट करके ये मिटिंग की थी । मेरा उनको प्रपोजल ये था । The king has accepted the proposal. मेरे बीस लोग आपके यहाँ पे officer बनके training करेंगे हर छः महीने में । एक साल में मुझे चालीस लोग मिलेंगे और मेरे 200 लोग आपके यहाँ जा करके training लेंगे जो मेरे को एक साल में 400 लोग मिलेंगे । आप, you being an independent nation ask for AKs from Czechoslovakia; we will pay the money and ammunition.उसकी चिंता नही है । The king has accepted.

پروہت (صفحہ ۶۷): (نیپال کے) راجہ گیانندر سے ہماری میٹنگ تھی ۲۴ جون ۲۰۰۶ کو اور پھر ۲۰۰۷ کو پچھلے سال۔ اور ہماری بات ۱۲ فروری کو ٹیلیفون کے ذریعے ہوئی۔ ایک شخص پرجوال نام کا ہے۔ پرجوال کو (نیپال) اگلی جنس میں ابھی ابھی بریگیڈیر بنایا گیا ہے۔ اس نے ہمارے لئے بڑی مشکل سے یہ میٹنگ طے کی تھی۔ ان کے لئے میری تجویز یہ تھی، جسے راجہ نے منظور کر لی تھی: میرے بیس (۲۰) آدمی آپ کے یہاں افسر کی ٹریننگ لیں گے ہر چھ مہینے میں۔ یوں ایک سال میں مجھے چالیس افسر ملیں گے اور میرے دوسو (۲۰۰) لوگ آپ کے یہاں جا کر فوجی کی ٹریننگ لیں گے جن سے مجھے ایک سال میں چار سو فوجی ملیں گے۔ آپ ایک آزاد ملک کی حیثیت سے چیکوسلواکیا سے اے کے (بندوقیں) طلب کیجئے، ہم رقم ادا کریں گے۔ اور ذخیرہ کی فکر نہیں ہے۔ راجہ نے منظور کر لیا ہے۔

2۔ اسرائیل

पुरोहीत (p. 66): इसराईल से मैंने संपर्क किया है । हमारा एक कैप्टन इसराईल हो के आ गया है । Very positive response from their side. हमने चार चीजें माँगी थी । Continuous and uninterrupted supply of equipment and training, second thing, allow us to start our office with saffron flag in Tel Aviv; number 3, political asylum, number 4, support our cause in UN that Hindu Rashtra is born.उन्होंने दो चीजों के लिए मान्यता दे दी । They don't want to fly our national flag in Tel Aviv.बोलते है की हमारे जो भारत के साथ संबंध ठिक हो रहे हैं, और हमको चाहिए वो । वो खराब हो जायेंगे । और दुसरी बात

ये बोल रहे है की, हम आपको जो है international forum में इस situation में अभी हम हाला की दो सालो तक support नहीं करेंगे जब तक आपकी movement कुछ momentum gather नहीं करती । Political asylum anytime; for equipment and training once we show something on ground. मैं ये achieve कर रहा हूँ ।

پروہت (ص۶۶): اسرائیل سے میں نے رابطہ قائم کیا ہے۔ ہمارا ایک کیپٹن اسرائیل ہوکر آ گیا ہے۔اس طرف سے بہت ہی مثبت جواب ملا ہے۔ہم نے چار چیزیں مانگی تھیں: مسلسل اور بغیر کسی رکاوٹ کے سامان کی سپلائی اور ٹریننگ۔دوسری چیز ہمیں تل ابیب میں بھگوا جھنڈے کے ساتھ اپنا آفس شروع کرنے دیں۔نمبر تین: سیاسی پناہ۔نمبر چار: اقوام متحدہ میں ہمارے ہدف یعنی ہندو راشٹر کے قیام کی حمایت۔انہوں نے دو چیزوں کے لئے منظوری دے دی۔ وہ تل ابیب میں ہمارے قومی جھنڈے کو نصب کرنا نہیں چاہتے۔ کہتے ہیں کہ بھارت کے ساتھ ہمارے تعلقات ٹھیک ہو رہے ہیں، جو ہمیں مطلوب ہیں، وہ خراب ہو جائیں گے۔اور دوسری بات یہ کہہ رہے ہیں کہ بین الاقوامی پلیٹ فارم پر جو حالات ہیں اس صورت حال میں ہم ابھی دو سال تک آپ کی حمایت نہیں کریں گے، جب تک آپ کی تحریک کچھ فعال اور متحرک نہیں ہو جاتی۔ سیاسی پناہ کسی بھی وقت مل سکتی ہے۔سامان اور ٹریننگ کے لئے کچھ عمل کر کے دکھایئے۔ میں یہ کام کر رہا ہوں۔

3۔ ناگا انتہا پسند

पुरोहीत (pp. 71-72) : आज के तारीख में NSCIM और NSCL का विघटन हो गया है तानुखलोंको हटाके । और ओ parallel govt. काम कर रहे थे पिछले पचास साल से, 55 साल से । NSCL का Defence Minister जो है, जब मैं नागालैड में था, स्वामी जी, 1993 में, तो उस टाईम उनके उपर ज्यादा प्रभार था NSCIM का तो उनको मैने सेफ किया था । उस टाईम जो Defence Minister थे उनका नाम है खेतोमीसेमा. खेतोमीसेमा को मैने अपनी जीप से बाहर निकाला था, क्योंकि, उनका वहाँ पे जिंदा रहना हमारे लिए आवश्यक था । ये व्यक्ती के साथ हमे पुर्नस्थापित संबंध किये है, स्वामी जी । और रायकर की वजह से ये faction जो आज । Minister of Defence ने ये मान लिया है के, अगले सात साल के लिए उसे संघी करके रखेंगे और उनको हम तकलीफ नहीं देंगे । इस सात साल का unconditional support हमने accept कर लिया है.

پروہت (صفحہ ۷۱۔۷۲): آج کی تاریخ میں این ایس سی آئی ایم NSCIM اور این ایس سی ایل NSCL کی تقسیم ہوگئی ہے، تانو کھلوں ہٹا کر۔ وہ متوازی حکومت کے طور پر کام کر رہے تھے، پچھلے پچپن سال

ے۔این ایس سی ایل کا جو وزیر دفاع ہے جب میں ناگالینڈ میں تھا، سوامی جی، ۱۹۹۳ میں۔تو اس وقت ان کے اوپر این ایس سی آئی ایم کا زیادہ دباؤ تھا تو انہیں میں نے صاف کیا تھا۔اس وقت جو وزیر دفاع تھا اس کا نام تھا کھیتوس سیما۔کھیتوس سیما کو میں نے اپنی جیپ کے ذریعہ باہر نکالا تھا کیونکہ اس کا وہاں زندہ رہنا ہمارے لئے ضروری تھا۔اس شخص کے ساتھ ہم نے پھر سے تعلقات قائم کئے ہیں، سوامی جی!۔اور رائیکر کی وجہ سے یہ جو گروہ ہے آج، وزیر دفاع نے یہ مان لیا ہے کہ اگلے سات سال کے لئے یہ سمجھوتہ رکھیں گے اور ہم انہیں تکلیف نہیں دیں گے۔اس سات سال کے لئے ہم نے اس کی غیر مشروط حمایت منظور کر لی ہے۔

د) حیدرآباد کی مکہ مسجد میں اور ملک کے دیگر مقامات پر ہونے والے بم دھماکوں میں 'ابھینو بھارت' تنظیم ملوث تھی، اس بات کا اقبالیہ بیان :

1) उध्याय (p. 102): जैसे हैदराबाद के मस्जिद में हुआ या और जगह पे लोगों ने किया, तो यह कोई आय् एस् आय् वाला आ के नही कर रहा था । इस दौरान जो व्यक्ती था । वो था या नही था वो मैं नहीं जानता । वह कर्नल बतायेंगे की, वह था या नही था । लेकीन मुझे ऐसा लगता है की कर्तव्य के लिए तो (यह करना जरूरी है) । एक्झांपल देना तो सही नही है लेकीन खालीस्तान मूवमेंट नरम पडने का एक कारण यह भी है की इंदिरा गांधी के मरने के बाद जो लोगों का, हिंदुओं का गुस्सा था वो इतना फुटा की, लोगों ने सिखों को पकड पकड के पीटा ।

2) पुरोहीत (p. 66): दो operation हमने किये । Successful हो गये । Operation करने की मेरी क्षमता है स्वामी जी । मेरे पास equipment की कमी नहीं है । मैं equipment पैदा कर सकता हूं । Equipment ला सकता हूँ अगर ठान लेता हूँ ।

(۱) اپادھیائے (صفحہ ۱۰۲): جیسے حیدرآباد کی مسجدوں میں ہوا یا دوسری جگہوں پر لوگوں نے کیا تو یہ کوئی آئی ایس آئی والا آ کر نہیں کر رہا تھا۔اس دوران یہ اپنا ہی کوئی آدمی تھا۔میں اپنی معلومات کی بنیاد پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ شخص تھا، وہ تھا یا نہیں تھا، میں نہیں جانتا۔وہ کرنل بتائیں گے کہ وہ تھا یا نہیں تھا۔لیکن مجھے ایسا لگتا ہے کہ فرض کی ادائیگی کے لئے تو یہ کرنا ضروری ہے۔مثال دینا تو صحیح نہیں ہے لیکن خالصتان تحریک کے نرم پڑنے کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ اندرا گاندھی کے مرنے کے بعد جو لوگوں کا، ہندوؤں کا، غصہ تھا، وہ اتنا پھوٹا کہ لوگوں نے پکڑ پکڑ کر پیٹا۔

(۲) پروہت (ص ۶۶): دو آپریشن ہم نے کئے۔کامیاب ہو گئے۔آپریشن کرنے کی میرے اندر صلاحیت ہے سوامی جی! میرے پاس سامان کی کمی نہیں ہے۔میں سامان پیدا کر سکتا ہوں، سامان لا سکتا ہوں اگر ٹھان لیتا ہوں۔

ھ) 'ہندو راشٹر' قائم کرنے کے کام میں رکاوٹ پیدا کرنے والے ہر شخص کو قتل کر دینے کا منصوبہ:

1) पुरोहीत (p. 90) : जो व्यक्ती इस पुरे में बाधा डालेगा उसको निष्कासीत

(excommunication) नहीं किया जाएगा, उसको उडा दिया जाएगा । He should be killed.

(۱) پروہت (صفحہ ۹۰): جو شخص اس پورے کام میں رکاوٹ پیدا کرے گا، اسے اپنی صفوں نکالا نہیں جائے گا بلکہ اس کو اڑا دیا جائے گا۔ اسے قتل کر دیا جانا چاہئے۔

و) اندریش بھارت اور آر ایس ایس کے گہرے تعلقات :

1) डॉ. आर.पी. सिंग (p. 70): ..... लेकिन दुर्भाग्य रहा की, उत्तरांचल में बहुत प्रयास करने के बाद भी आज हमारी सरकार (BJP सरकार) माओवादीयों का खुला समर्थन कर रही है । ये बात मैंने संघके बडे अधिकारीओको बोला । मा. मोहन भागवत जी से मिला था ; दो घंटे मिल के सब बताया था । वहाँ के पुलीस चीफ सुभाष जोशी को बोला था । मैं मिला भी था दो बार । हमारी बात लगातार होती रहती है ।

2) पुरोहीत (p. 73): (मीटिंग में अभी अभी प्रवेश करने वाले महोदय का परिचय कराते हुए) इनका परिचय बी.एच. शर्मा प्रेमसिंह जी । दो बार member of parliament (BJP). 1940 से स्वयंसेवक, काफी संघर्षमय जीवन अब तक ।

3) पुरोहीत (pp. 89-90: Various political, government and non-government bodies will be infiltrated. मतलब example हमेशा देता हूँ । मतलब एक captain या major बैठा था दिल्ली के अंदर जो काम होने के लिए तीन महीने time लगाता था । एक phone call के उपर हो गया क्यों की वो संघ का था, में संघ का था । बिना जाने समझ में आया की वह संघ में रह चुका है । मैने उसे फोन किया और कहा ये काम करना है । UP का व्यक्ती था । बोला सर हो जायेगा । एक दिन के अंदर काम हो गया ।

(۱) ڈاکٹر آر پی سنگھ (صفحہ ۷۰): لیکن بدقسمتی کی بات رہی کہ اتراچل میں بہت کوشش کرنے کے بعد بھی آج ہماری سرکار (بی جے پی سرکار) ماؤوادیوں کی کھلی حمایت کر رہی ہے۔ یہ بات میں نے سنگھ کے بڑے ذمہ داروں سے کہی۔ میں موہن بھاگوت جی سے ملا تھا۔ دو گھنٹے تک ملاقات کر کے سب کچھ بتایا تھا۔ وہاں کے پولیس چیف سبھاش جوشی سے کہا تھا۔ میں ملا بھی تھا دو بار۔ ہماری بات لگاتار ہوتی رہتی ہے۔

(۲) پروہت (صفحہ ۷۳): (میٹنگ میں ابھی ابھی داخل ہونے والے شخص کا تعارف کراتے ہوئے) ان کا تعارف بی ایچ شرما پریم سنگھ جی دو بار ممبر آف پارلیمنٹ (بی جے پی)، ۱۹۴۰ سے سویم سیوک، اب تک کافی جدوجہد والی زندگی۔

(۳) پروہت (ص ۸۹۔۹۰): مختلف سیاسی، سرکاری اور غیر سرکاری تنظیموں کے اندر گھسا جائے گا۔ مطلب ایک مثال ہمیشہ دیتا ہوں۔ مطلب ایک کیپٹن یا میجر بیٹھا دلی میں جو ضرورت پڑنے پر تین مہینے کا وقت دیتا تھا۔ ایک فون کال کے اوپر (کام) ہو گیا کیونکہ وہ سنگھ کا تھا، میں سنگھ کا تھا۔ بغیر جانے سمجھ میں آیا کہ وہ سنگھ میں رہ

چکا ہے۔ میں نے اسے فون کیا اور کہا یہ کام کرنا ہے۔ یوپی کا آدمی تھا۔ بولا: سر ہو جائے گا، اور ایک دن کے اندر کام ہو گیا۔

(نوٹ: درج بالا بیانات تحریری شکل مالیگاؤں 2008 بم دھماکے کی چارج شیٹ کے ساتھ منسلک تحریر Vol III B میں ہیں۔ مذکورہ منسلک تحریر میں کل 103 صفحات ہیں، لیکن ان کے صفحہ نمبر مختلف ہیں۔ قارئین کی سہولت کے لیے میں نے ان صفحات کو 1 سے 103 اس طرح مسلسل نمبر دیے ہیں)۔

ضمیمہ 'ب'

(مالیگاؤں 2008 بم دھماکہ معاملے میں جنوری 2009 میں داخل کردہ چارج شیٹ کا صفحہ نمبر 69)

(نوٹ: اہم حصوں کو راقم نے نمایاں کیا ہے)

...recovered which were given to him by his brother i.e. wanted accused Ramchandra @ Ramji Gopalsingh Kalsangra (W-1), who is at large.

During the course of investigation, it has transpired that the accused Sudhakar Onkarnath Chaturvedi (A-11) had kept keys of his house in the office of Military Intelligence at Deolali camp in his absence in September 2008. Accused Prasad Shrikant Purohit (A-9) had asked wanted accused Pravin Mutalik (W-3) to collect the key from the office of Military Intelligence at Deolali to enter into the house of accused Sudhakar Onkarnath Chaturvedi (A-11) for assembling of IED, which was finally used for exploding at Malegaon.

The seized laptop of accused Sudhakar Udaybhan Dhar Dwivedi (A-10) contained the material in the form of Audio and Video files which were retrieved from the hard disk, which was supplied as Mirror image. The investigation revealed Audio and Video files contents the entire recording of the various meetings held at various places like Faridabad, Ujjain, Bhopal by the accused involved in the case.

The details of the printouts of call details of the mobile phones of accused persons clearly show that they were in association of each other. The call details of some mobile numbers used by the accused are yet to be received. Those call details will be filed as soon as they are received as additional documents.

The investigation is still in progress. Reports of FSL in connection with Voice Sample and electronic timers is still awaited. However, report about analysis of the contents of laptops, mobile phones, pen drives, taken charge of during the course of investigation is received from FSL, Mumbai on 17/1/09. Transcripts of some audio tapes retrieved by FSL from the hard disc of laptop of accused Sudhakar Dhar Dwivedi (A-10), are prepared and submitted along with the chargesheet. The material retrieved by FSL, from

the hard disc of laptop of accused Sudhakar Dhar Dwivedi and mobile phones, pen drives, other laptops is voluminous. Therefore, it is necessary to study the material received from FSL and investigate further in the case Preparation of the transcripts of the audio and video is in progress. Therefore separate application requesting to grant permission to investigat further under section 173 Cr.P.C. is submitted herewith.

---برآمد کیا گیا، جو اسے اس کے بھائی یعنی مطلوب ملزم رام چندر عرف رام جی گوپال سنگھ کالسانگرا (W-1) نے دیا تھا جو مفرور ہے۔ تفتیش کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ ملزم سدھا کر اونکار ناتھ چترویدی (A-11) نے ستمبر ۲۰۰۸ میں اس کی عدم موجودگی میں دیولالی کیمپ میں ملٹری انٹلی جنس کے آفس میں اپنے گھر کی چابیاں رکھی تھیں۔ ملزم پرساد سری کانت پروہت (A-9) نے مطلوب ملزم پروین متالک (W-3) سے کہا تھا کہ سدھا کر اونکار ناتھ چترویدی (A-11) کے گھر میں آئی ای ڈی بم بنانے کی غرض سے داخل ہونے کے لئے ملٹری انٹلی جنس کے آفس واقع دیولالی سے چابی حاصل کر لے۔ یہ بم بالآخر مالیگاؤں میں دھماکے کے لئے استعمال کیا گیا تھا۔

ملزم سدھا کر اودے بھان دھر دیویدی (A-10) کا جو لیپ ٹاپ ضبط کیا گیا ہے اس میں آڈیو اور ویڈیو کی شکل میں فائلیں ملیں جو اس کی ہارڈ ڈسک سے حاصل کی گئیں اور جو مرر امیج کے طور پر سپلائی کی گئی تھیں۔ تفتیش سے آڈیو و ویڈیو فائلوں کے وہ تمام مشتملات سامنے آئے جن میں اس کیس میں ملوث ملزموں کی مختلف مقامات فرید آباد، اجین، بھوپال وغیرہ پر منعقد ہونے والی مختلف میٹنگوں کی ریکارڈنگ ہیں۔

ملزموں کے موبائل فون کی کال ڈیٹیلز کے پرنٹ آؤٹ کی تفصیلات واضح طور پر ظاہر کرتی ہیں کہ وہ ایک دوسرے سے رابطہ میں تھے۔ ملزموں کے استعمال کئے ہوئے کچھ موبائل نمبروں کی کال ڈیٹیلز ابھی موصول نہیں ہوئی ہیں۔ جیسے ہی وہ کال ڈیٹیلز موصول ہوں گی فوراً ہی مزید دستاویزوں کی شکل میں پیش کر دی جائیں گی۔

تفتیش ابھی جاری ہے۔ آواز کے نمونوں اور الیکٹرانک ٹائمرز کے سلسلہ میں ایف ایس ایل لیب کی رپورٹوں کا بھی ابھی انتظار ہے۔ تاہم لیپ ٹاپس، موبائیل فون، پین ڈرائیوز جو تفتیش کے دوران برآمد کئے گئے، ان کے مشتملات کے تجزیہ کے بارے میں رپورٹ ایف ایس ایل لیب بمبئی سے ۱۷ جنوری ۲۰۰۹ کو موصول ہوگئی۔ کچھ آڈیو ٹیپس کے ٹرانسکرپٹ، جو ایف ایس ایل لیب بمبئی نے ملزم سدھا کر دھر دیویدی کے لیپ ٹاپ، موبائیل فون، پین ڈرائیو اور دیگر لیپ ٹاپس کی ہارڈ ڈسک سے حاصل کیں، بہت زیادہ ہیں۔ اس لئے ایف ایس ایل لیب سے حاصل ہونے والے سامان کا مطالعہ کرنا اور کیس میں مزید تفتیش کرنا ضروری ہے۔ آڈیوز اور ویڈیوز کی ٹرانسکرپٹس کی تیاری کا کام جاری ہے۔ اس لئے تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۷۳ کے تحت مزید تفتیش کی اجازت دینے کی درخواست الگ سے پیش کر دی گئی ہے۔

Pharos Media & Publishing Pvt Ltd

D-84 Abul Fazl Enclave - I, Jamia Nagar, New Delhi 110025 Tel.: 011-26947483, 26952825, Whatsapp: 0-9818120669 E-mail: books@pharosmedia.com

ENGLISH BOOKS

Forthcoming	*Innocent Prisoners* (Abdul Wahid Shaikh)
Forthcoming	*How Communication demolished Babri* (Suhrawardy)
Forthcoming	*Untold amazing stories of 1857* (Shamsul Islam)
Forthcoming	*Traitor of 1857 – Munshi Jeewan Lal* (Shamsul Islam)
Forthcoming	*Rebel Sikhs of 1857* (Shamsul Islam)
Forthcoming	*Letters of Spies—How the British captured Delhi*
Forthcoming	*White Paper on Terrorism* (Editor Zafarul-Islam Khan)
Forthcoming	*Eleven years behind the bars* (Mufti Abdul Qayyum)
Forthcoming	*Gujarat Behind the Curtain* (RB Sreekumar, IPS (Retd))
Forthcoming	*Shaikhul Hind Mahmood Hasan (1851–1920) Symbol of freedom struggle and educational awakening* (Z.I. Khan)
S.M. Mushrif, Former IGP	Brahminists bombed, Muslims hanged – Brahminist game of blast and blame Muslims Rs 350
Shamsul Islam	Freedom Movement & RSS: A Story of Betrayal Rs 80
Shamsul Islam	Know the RSS: Based on it's own documents Rs 70
Shamsul Islam	Golwalkar's *We or our nationhood defined*: a critique with full text of the original book Rs 250
Shamsul Islam	Muslims Against Partition of India – Revisiting the legacy of patriotic Muslims Rs 280
Syed Hashmi	Hyderabad 1948: An Avoidable Invasion Rs 275
Ram Puniyani	Ambedkar and Hindutva Politics Rs 70
Milli Gazette	Palestine Essays Rs 200
Syed Sulaiman Nadwi	Prophet Muhammad: The Role Model (8 Lectures on *Sirah*) Rs 150
Elias Davidsson	Betrayal of India: Revisiting 26/11 Evidence Rs 695
Ram Puniyani	Indian Nationalism *vs.* Hindu Nationalism Rs 250
Shamsul Islam	Hindutva: Savarkar Unmasked, Rs 295
Shamsul Islam	Hindu Nationalism & RSS, Rs 495
Subhash Gatade	Godse's Children: Hindutva Terror in India, Rs 495
Farhana Qazi	Secrets of Kashmir Valley: My journey through the conflict between India and Pakistan Rs 300
Zafarul-Islam Khan	The Stalwarts: Builders & leaders of Mushawarat 1964-2015 Rs 180
Afsana Rashid	Widows and Half Widows: saga of extra-judicial arrests and killings in Kashmir Rs 220
Farooq Ahmed	Manipuri Muslims: Historical Perspectives 615-2000 CE Rs 200

Zafarul-Islam Khan	Types of contemporary Muslims: Lax, Extremist & Moderate Rs 60
Ebrahim Kazim	Scientific Commentary of Suratul Faateha
Iqbal Ahmad Khan	What is Riba? An authoritative work on the most misunderstood term in Islamic economics Rs 200
Kamaluddin A.	Assams's "Doubtful Citizens" — Fact or fiction? Rs 60
S.M. Mushrif	26/11 Probe: Why Judiciary Also Failed? Rs 275
S.M. Mushrif	Who Killed Karkare? The Real Face of Terrorism in India Rs 350
Allama Iqbal	Islam & Ahmadism — A reply to questions raised by Pandit Jawahar lal Nehru Rs 30
Mustafa Roshash	Islamic Company Law — A Comparative Juristic Analysis Rs 600
NCRLM	Misra Commission Report, National Commission for Religious and Linguistic Minorities Rs 500
Tahir Mahmood	Minorities Commission: minor role in major affairs Rs 300
Prof. Shaista Bano	Drugs, Drinks and Smoke—Effects on Body Physiology that everyone should know Rs 100
Shamsul Islam	*RSS: Marketing Fascism as Hindu Nationalism, Rs 250
Rana Ayyub	*Gujarat Files— Anatomy of a Cover Up Rs 350
Justice Sachar	*Sachar Committee Report Rs 1200

URDU BOOKS

جلد شائع ہوگی	حیدرآباد کا تختہ پلٹ Urdu *(October Coup: A memoir)*
شیتلا سنگھ	ایودھیارام جنم بھومی بابری مسجد کا سچ Rs 350
مفتی عبدالقیوم	11 سال سلاخوں کے پیچھے Rs 300
شمس الاسلام	1857 کی ان کہی حیرت انگیز داستانیں Rs 250
شمس الاسلام	تقسیم ہند مخالف مسلمان Rs 350
شمس الاسلام	آر ایس ایس کو پہچانیں: اس کی اپنی دستاویزات کی روشنی میں Rs 80
سعید نقوی	وطن میں غیر — ہندوستانی مسلمان Rs 300
آر۔بی۔ سری کمار	پس پردہ گجرات (مصنف: آئی پی ایس ریٹائرڈ، گجرات کیڈر) Rs 250
سید عثمان شیر	ہندوستان — ابتدائی مسلم مورخین کی نظروں میں Rs 300
اقبال احمد خان سہیل	ربا کیا ہے؟ : اسلامی معاشیات میں سب سے زیادہ غلطی کی شکار اصطلاح Rs 200

بے گناہی: دہشت گردی کے جھوٹے مقدمات میں پھنسائے گئے مسلم نوجوانوں کی داستان Rs 300	عبدالواحد شیخ
آر۔ایس۔ایس : ملک کی سب سے بڑی دہشت گرد تنظیم Rs 80	ایس۔ام۔مشرف
ایران میں پچھ دن Rs 120	محمد علم اللہ
مسلم مجلس مشاورت: ایک مختصر تاریخ Rs 200	محمد علم اللہ
آپریشن اکشردھام ــــ اکشردھام مندر پر دہشت گردانہ حملہ Rs 250	راجیو یادو ،شاہنواز
قیدی نمبر100: بھارتی زنداں کے شب و روز Rs 200	انجم زمرد حبیب
بھگوا دہشت گردی اور مسلمان Rs 300	اعظم شہاب
پذیرائی -کچھ لوگ، کچھ یادیں، کچھ تذکرے-ان شخصیات کے جنہوں نے پاکستان کی تاریخ بنائی اور بگاڑی Rs 200	کرامت اللہ غوری
ستاروں سے آگے : ایک پر عزیمت خاتون کی خودنوشت داستان Rs 150	نسیمہ ہُرزُک
گوڈسے کی اولاد : بھارت میں بھگوا دہشت گردی Rs 300	سبھاش گاتاڑے
کرکرے کے قاتل کون؟ہندوستان میں دہشت گردی کا اصل چہرہ Rs 250	ایس۔ام۔مشرف
اصول تحقیق جدید بنیادی کے اصول وضوابط -Out of Stock-	ظفرالاسلام خان
عذاب بے سائبانگی (The Agony Trail (Urdu/English، Rs 120	فضا اعظمی
گجرات فائلس پس پردہ حقائق کا انکشاف Rs 260*	رانا ایوب
عکس خیال My Reflections (poetry) (Urdu/Eng) Rs 200	رضوان اللہ
سچر کمیٹی رپورٹ Rs 1200	

ARABIC BOOKS

ولي الله الدهلوي Rs 50	ظفر الإسلام خان
ما هو الربا؟ Rs 180	إقبال أحمد خان
أحكام الشركات في الفقه الإسلامي Rs 600	مصطفى روشاش

GUJARATI BOOKS

USEI પાછળનું ગુજરાત Rs 235	આર.બી. શ્રીકુમાર
કરકરેના કાતિલો કોણ? ભારત મા આતંકવાદનો અસલી ચેહરો Rs 250	લેખક : એસ. એમ. મુશરીફ

HINDI BOOKS

आगामी प्रकाशन	11 साल सलाखों के पीछे (मुफ़्ती अब्दुल क़य्युम)
आगामी प्रकाशन	हिन्दू राष्ट्रवाद और आरएसएस (शम्सुल इस्लाम)
आगामी प्रकाशन	1857 ग़दर का दलाल मुंशी जीवन लाल (शम्सुल इस्लाम)
आगामी प्रकाशन	जासूसों के ख़त (शम्सुल इस्लाम)
आगामी प्रकाशन	गोडसे के संतान: भारत में हिंदुत्व आतंक (सुभाष गाताड़े)
शम्सुल इस्लाम	गोलवलकर की 'हम या हमारी राष्ट्रीयता की परिभाषा' — एक आलोचनात्मक विवेचना (पुस्तक के पाठ सहित) Rs 275
ख़ालिद ख़ान	जंगे आज़ादी और मुसलमान Rs 375
शम्सुल इस्लाम	1857 की अनकही हैरत अंगेज़ दास्तानें Rs 250
शम्सुल इस्लाम	सावरकर, हिंदुत्व — मिथक और सच Rs 250
युगल क. शास्त्री	संघी आतंकवाद Rs 60 (लेखक पूर्व संघ प्रचारक रहे हैं)
शम्सुल इस्लाम	भारत विभाजन विरोधी मुसलमान Rs 300
शम्सुल इस्लाम	स्वतंत्रता आंदोलन और आरएसएस: दास्तान ग़द्दारी की Rs 70
शम्सुल इस्लाम	आरएसएस को पहचानें: उसके अपने दस्तावेज़ों से Rs 70
सईद नक़वी	वतन में पराया — भारत में मुसलमान Rs 300
आरबी श्रीकुमार	गुजरात पर्दे के पीछे Rs 250 (लेखक: आईपीएस (Retd))
अब्दुल वाहिद शैख़	बेगुनाह क़ैदी — आतंकवाद के झूठे मुक़द्दमों में फंसाये गये मुस्लिम नौजवानों की दास्तान Rs 300
राम पुनियानी	अम्बेडकर और हिंदुत्व राजनीति Rs 80
आज़म शहाब	भगवा आतंकवाद और मुसलमान Rs 300
युगल शास्त्री	रामजन्मभूमि बनाम बाबरी मस्जिद: मिथक एवं तथ् Rs 40
एस. एम. मुशरिफ़	26/11 की जांच — न्यायपालिका भी क्यों नाकाम रही? *(महत्वपूर्ण घटनाओं की फ़ुटेज की डीवीडी के साथ)* Rs 275
एस. एम. मुशरिफ़	आर एस एस देश का सबसे बड़ा आतंकवादी संगठन Rs 60
एस. एम. मुशरिफ़	करकरे के हत्यारे कौन? भारत मे आतंकवाद का असली चेहरा Rs 300
राजीव, शाहनवाज़	ऑपरेशन अक्षरधाम : मंदिर पर आतंकी हमला Rs 250
अंजुम ज़. हबीब	क़ैदी नम्बर 100: कारागार के दिन-रात Rs 200
राणा अय्यूब	* गुजरात फ़ाइल्स : लीपापोती का परदाफ़ाश Rs 295 * सच्चर कमेटी रिपोर्ट Rs 1200

*Books of other Publishers, distributed by Pharos Media Call 0-9818120669

اِس کتابچے کے مصنف ایس۔ایم۔مشرف نے نہایت گہرائی کے ساتھ مطالعہ کر کے انتہائی مختصر مگر جامع الفاظ میں ایک انتہائی خطرناک، مکّار اور دہشت گرد تنظیم کا اصل چہرہ ملک کے سامنے پیش کیا ہے۔آر ایس ایس کی اجازت کے بغیر بھارت میں پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا۔اتنی طاقتور اور رسوخ کی حامل یہ تنظیم ملک کے تمام اہم اداروں پر قبضہ جمائے بیٹھی ہے۔نتیجتاً ملک کے ہر کاروبار میں اس کی دخل اندازی دن رات جاری رہتی ہے۔ہمارا ہمہ گیر مطالعہ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر ملک میں کوئی بھی بڑا لیکن بُرا واقعہ رونما نہیں ہوسکتا۔ ہماری یہ تمام باتیں قارئین کو شاید مبالغہ آمیز لگیں۔لیکن اس حقیقت کا اعتراف آر ایس ایس والے بھی نجی طور پر کرتے ہیں اور ہم جیسوں کو ان کی راہ کا روڑا نہ بننے کی اعلانیہ اور ڈھکی چھپی دھمکی بھی دیتے ہیں۔آخر سوال یہ ہے کہ ہم اس تنظیم کی طاقت کا پورا اندازہ ہونے کے باوجود یہ قدم اٹھا کر خودکشی تو نہیں کر رہے ہیں؟ لیکن اس وطنِ عزیز کی صدیوں کی تاریخ کا باریک بینی سے مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ ہمارے بہت سے مصلحین کو اسی کٹھن راہ سے گزرنا پڑا ہے۔دراصل آر ایس ایس کا قیام تو صرف آزادی کی جدوجہد کی مخالفت کرنے کے لیے کیا گیا تھا۔فی الحال آر ایس ایس اور اس سے قبل آریہ بھٹ برہمن وادیوں نے اکثریتی فرقے کو لوٹنے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ ایسا نظام قائم کیا ہے کہ ملک میں انارکی کا یہ دور دورہ ہمیشہ برقرار رہے۔اسی لیے ہم یہ کتابچہ پوری ذمہ داری کے ساتھ اور جان ہتھیلی پر رکھ کر قارئین کے حوالے کر رہے ہیں۔

جسٹس بی۔جی۔کولسے پاٹل

(صدر لوک شاسن آندولن پارٹی،

دیش بچاؤ اگھاڑی)

₹ 80
ISBN-10: 81-7221-078-7
ISBN-13: 978-81-7221-078-6
9 788172 210786

PHAROS

Pharos Media & Publishing (P) Ltd
Tel. 011-26947483, 011-26952825
books@pharosmedia.com
www.pharosmedia.com